یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن وزبازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک۔

سالانہ ششماہی

خریداران ممالک بیرون ۱۰ شلنگ ۶ شلنگ

عام ے .. .. .. ۷ روپیہ ۴ روپیہ

طلبا اور کم تنخواہ اصحاب کے واسطے تصدیق ۴ روپیہ ۲ روپیہ

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے بغیر اخبار جاری نہ ہوگا نمونہ

پرچہ ۰ر کا ٹکٹ آنے پر بعنت روانہ ہوگا۔

شرح اُجرت اشتہارات ومضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بذریعہ خط وکتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین منفعت درج کیجائین گی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر پرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جاوے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

وکیل

شی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت

THE VAKIL AMRI

نمبر ۱۰ جلد ۶

امرتسر سنیچر ۳ ربیع الثانی ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۰ عیسوی یوم دوشنبہ ۳۱ ضمیر

وکیل

امرتسر مطبع ۳ ربیع الثانی ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۳۱

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار ۲۲ اکتوبر)

حق شہ کی بقا ہی خلق کو شاد کرے — تا شاہ شیوع دانش و داد کرے

یہ دی جو گئی ہی رشتہ عمر مین گانٹھ — ہی صفدر کہ افزایش اعداد کرے

آخر کار یہ بلند نظری اور بخیری اپنا کام کر گئی۔ اور خاندان عثمانیہ اوس ذلت سے محفوظ رہا۔ جو بزدل امراء کی نامزد تجویز سے اوپر آنیوالی تھی۔

انہین دنون مین جب جنرل اگناٹیف روسیون کیطرف سے ترکون کی وکلاء کے ساتھ سین سٹیفس مین شرائط صلح طے کر رہا تھا تو روسیون نے بنجملہ دیگر تجاویز کے یہہ تجویز پیش کی کہ روس تاوان جنگ مین ترکی کا بیڑہ بھی لینا چاہتا ہے۔ احمد رفیق آفندی اور صفوت پاشا نے عرض کیا کہ اس درخواست کو منظور ہی کرنا پڑیگا۔ ورنہ بصورت نامنظوری بڑی مصیبت کا سامنا ہی مگر اعظم اللہ سلطان کی استقلال مین ذرا بھی تزلزل واقع نہ ہوا۔ اگرچہ حالات اسی امر کے مقتضی تھے مگر پامردی اور ثبات نے اس تذلیل کو گوارا نہ کیا۔ اور عثمانی خون پھر ایکدفعہ متحرک ہوا۔ اور سلطان نے مگر یہہ الفاظ اپنی زبان سے فرمائے۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔ اور اسی وقت گرینڈ ڈیوک نکلس (برادر شاہ روس و سالار عساکر روسیہ) کو ایک خط اپنی قلم سے لکھا جس مین یہ پر زور فقرہ درج تھا "مین گوارا کرتا ہون کہ ساری جنگی بیڑہ کو آپ اسمین بیٹھکر غرق کروا دون اور خود بھی ساتھ ہی ڈوب جاؤن مگر یہہ ہرگز گوارا نہ کرونگا کہ روسیون کے ہاتھ لگے" اب ایسی جگر دار کو بزدل کہنا جنہون نے ایسے نازک وقت مین بھی ہمت نہ ہاری کتنا بڑا ظلم ہے۔ ہان وہ جاہل نہین کہ خواہی نہ خواہی ہر موقع پر اظہار وجود کرے یا جھوٹی شیخیان لوگون کو سنائے۔ وہ وقت پر اپنے جوہر دکھا چکا اور اب بھی اگر کوئی وقت آپڑے تو اوس مین وہی روح موجود ہی۔ اوس نے ایسے خطرناک وقتون مین کلیفون پر کلیفین اوٹھائین مگر برابر سینہ سپر کیے میدان مین کھڑا رہا اور مُنھ سے اُف تک نکی ؎

کباب سیخ ہین ہم کروٹین ہر سو بدلتے ہین

جو جل اوٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہین

حضرت کے روزمرہ مشاغل کی بارہ مین مس الیٹ جو سرہنری الیٹ سفیر انگریزی متعینہ بابجالی کی صاحبزادی ہین اور جنہین سلطان المعظم کی نسبت صحیح رائے قایم کرنیکا بڑا موقع ملا لکھتی ہین "محمود ثانی کی تخت پر سلطان عبدالحمید جیسا متقی اور نیک چلن کوئی اور بادشاہ نہین بیٹھا۔ اونکا چلن جمیع عیوب اور رذائل اخلاقیون سے پاک ہی۔ اون مین ذاتی شرافتین اور عام انسانیت اور حسن اخلاق بدرجہ کمال موجود ہے۔ پرانے وقتون مین جو سلطانِ وقت کی معصوم بھتیجون کو قتل کیا جاتا تھا۔ انکے عہد مین بالکل جاتا رہا۔ کنیزون اور تعیش کا شوق اونہین سخت ناپسند ہے جو اعتدال سے متجاوز نہ ہو۔ کہانا وہ پوپ کیطرح تنہا کہاتے ہین۔ ہان خاص موقعون پر جب سلاطین دول غیر یا سفراء ممالک یورپ اور اونکی بیویون اور متعلقین کو مدعو کرین تو اوس وقت اونکے ساتھ کہاتی ہین۔ ایسے موقعون پر تکلف کے سارے سامان بڑی خوش اسلوبی اور سلیقہ سے موجود ہوتے ہین۔ اور یورپین رسم اور طریق کے مطابق مدارات عمل مین آتی ہے۔ خود سلطان مسکرات سے مطلق نفور ہے۔ اور فقط پانی یا شربت پیتا ہے۔ اور اونکی غذا نسبتاً سادی اور بے تکلف ہوا کرتی ہی۔ وہ بقولات اور میوجات کیطرف ذرا زیادہ رغبت ہین۔ یہ سارے اقسام طعام اونکی خدمت مین سونے چاندی کے برتنون مین سر بمہر آتی ہین

مصروفیت اونکا اکثر وقت کام مین صرف ہوتا ہی۔ اور بسا اوقات وہ تمام شب سلطنت کی کاغذات کے معائنہ مین گذار دیتے ہین۔ وہ کبھی کسی کاغذ پر دستخط نہین کرتے جب تک اوسکے مضمون اور نشیب و فراز سے بخوبی آگاہ نہ ہون۔

ادب اور حسن عقیدت اونکی رعایا کے دلون مین سلطان کا ادب بدرجہ غایت ہی۔ یہان تک کہ آپکا نام پاس ادب سے کبھی نہین لیتے اور اگر دوران گفتگو مین نام لینے کی ضرورت واقع ہو تو آفندمز پر قناعت کرتے ہین۔ اور اونکی اتقا۔ پاکدامنی اور تقدس کی سبب سے لوگون کے دلون مین یہانتک ارادت ہوتی ہی کہ الوش خاص بڑی احتیاط سے رکھا جاتا ہے۔ اور مایوس العلاجون کو دیا جاتا ہے۔

دادرسی | جس طرح خلفاء راشدین کے آغاز میں خلفاء مظلومون کی فریاد بلا واسطہ سنا کرتے تھے اوسیطرح سلطانِ حال بھی اوسی سنت پر عمل پیرا ہین۔ اونکا قاعدہ ہے کہ جمعہ کی نماز سے پہلے جب خطیب ممبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھتا ہی تو جس وقت حمد و نعت کے بعد سلطان کا نام آتا ہے۔ تو اوس وقت جس جس کو کوئی فریاد کرنی ہو وہ اپنی عرضی اوٹھکر عرض بیگی کو سلطان کے حضور مین دی دیتا ہے۔ اور عرض بیگی اون درخواستون کو سلطان کے ملاحظہ کیلئے مقررہ اور مناسب وقت پر پیش کرتا ہی۔ جہان سے مناسب احکامات جاری ہوتے ہین

آئین کورنش و باریابی | مولوی فیع الدین احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا جنہون نے ایک عرصہ بعید سے انگلستان مین توطن اختیار کر رکھا ہے۔ ایکدفعہ قسطنطنیہ مین تشریف لیگئی تھے۔ اور سلطان المعظم کیخدمت مین بھی شرف باریابی حاصل کیا تھا۔ وہ اس ملاقات کا حال اسطرح پر لکھتے ہین۔

جب ہم کمرہ مین داخل ہوئے تو حضور سلطان کو بطریق مہمان نوازی استادہ پایا۔ مین اوس وقت کی حیرت کا اندازہ نہین کرسکتا جب ایسی شہنشاہ کو اس حال مین دیکھا۔ مین اوس بادشاہ کے حضور مین کھڑا تھا جو سلطان سلیم اور محمد کی نسل سے ہین۔ نہ اوکے فرق مبارک پر کوئی قیمتی عمامہ یا جسم پر کوئی مرصع عبا نہ تھی۔ اور نہ جواہرات یا اس قسم کی کوئی چیز تھی جسکی وجہ سے مشرقی شہزادے عوام سے تمیز کیے جاتے ہین۔ بلکہ بجائے اسکی زیور شرافت سے مزین اور لباس خلق و تواضع سے آراستہ نظر آتے تھے۔ آپ بظاہر ایک یورپین شہزادی نظر آتے تھے لیکن اون سب سے زیادہ خلیق اور زیادہ صاف دل۔ مجھے اس وقت اپنی ہندوستانی پگڑی اور ڈھیلی عربی عبا پر سخت ندامت ہوئی کیونکہ سلطان کی ادب کی لحاظ سے ضرور تھا کہ ترکش کوٹ اور ٹوپی کے ساتھ حضور مین حاضر ہوتا۔ مین یاد تجسس ہی ہوا کہ وہان ہمین کوئی رسوم جن کا ہونا بادشاہون کے حضور مین ضروری ہے کرنی نہ پڑی وہان کوئی اور ملازم نہ تھا۔ فقط مین اور سر الفرڈ سیڈنس اور ایک اور افسر تھے۔ اس افسر کو یہ خیال تھا کہ مین یورپین فرض سے سلطان کیخدمت مین کورنش بجالاؤنگا۔ مگر کچھ تو میرے دلی جوش نے اور کچھ قدیمی دستور نے مجبور کر دیا کہ اوسیطرح آداب بجالاؤن جو ہمارے ہان مشرق مین مروج ہے جب مین کورنش اپنے طریق پر بجالایا تو سلطان نے کمال عطوفت سے میرے ساتھ ہاتھ ملایا اور خود اپنی مسند پر تشریف فرما ہوئے اور مجھے بھی بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ یہ ذرہ نوازی میری حیثیت اور بساط سے بہت بڑھ کر تھی۔ جب مین نے اسکا ذکر اپنے دوستون سے کیا تو اونہین سخت حیرت ہوئی۔ کیونکہ ایسی عزت افزائی سلاطین ماسبق بہت کم کیا کرتے تھے۔

حضور ممدوح ایک سادہ ٹرکش کوٹ زیب تن کیے ہوئے تھے۔ اور اوسپر ایک لمبا فوجی لبادہ۔ مگر کوئی تمغہ یا ستارہ پہنا ہوا نہ تھا۔ اگرچہ فارسی و عربی اور بعض یورپین زبانین بخوبی سمجھتے ہین۔ مگر سوائے ترکی کے اور زبانون مین سلطان وقت کا بولنا بہت کم مروج ہے۔

آپنے جیسا کہ بالعموم بادشاہون کا قاعدہ ہے ایک خندہ زیر لب سے آغاز کلام کیا۔ اپنے بے تکلف مکالمہ سے تھوڑی دیر کیلئے اونکی واقعی سطوت سلطنت اور حکومت کا جبروت دل سے زائل ہوجاتا ہی۔ اور مخاطب کو یہ خیال ہی نہین رہتا کہ مین ایک وسیع سلطنت کے فرمانفرماء سے باتین کر رہا ہون یہ اونکا حسن اخلاق ہی۔ مسلمانانِ ہند سے آپکو خاص دلچسپی ہے۔ مجھسے یہ فرمایا کہ مین بہت خوش ہون کہ ملکہ معظمہ کے عہد مین مسلمانانِ ہند آسودہ ہین یہ بھی فرمایا کہ ہمین یہ سُن کر خوشی ہوئی کہ ملکہ معظمہ ہندوستانی زبان سیکھ رہی ہین۔ اور پھر پوچھا کیا وہ اردو مین لکھ پڑھ سکتی ہین۔ ہر ایک شخص سے اوسکے مذاق کے مطابق گفتگو کرنیکا اونہین خاص ملکہ حاصل ہی چنانچہ مجھ سے شروع اسلام کے بارہ مین ایک دو باتین استفسار فرمائین جب مینے رخصت چاہی تو آپنے میرے سر اور شانون پر اپنے ہاتھ رکھے جس کے یہ معنی تھے کہ وہ بہ حیثیت خلیفۃ المومنین مجھے دعائے برکت دیتی ہین۔

یہ تو ایک معمولی ملاقات تھی۔ علماء صلحاء اور پیشوایان مذہب سے اونکی ملاقات بالکل اور طرح سے ہوتی ہی۔ وہ یلدیز کوشک کی پرائیویٹ دروازہ سے خدمت مین حاضر ہوتے ہین۔ اور سلطان خود اوٹھکر اون سے مصافحہ کرتے ہین۔ اور بعد ازان اونہین اپنے پاس نشست کی اجازت عطا فرماتے ہین اور گھنٹون تخلیہ مین اون سے گفتگو کرتے ہین اور اپنے ہاتھ سے سگارٹ عطا فرماتے ہین۔ بلکہ اپنے ہاتھ سے دیاسلائی روشن کرکے پیش کرتے ہین اگر دیتے ہین علماء سے اونکی گفتگو اغرض سے کبھی نہین ہوتی کہ شراب نوشی کا کوئی حیلہ پیدا ہو۔ یا طلاق کیلئے وسائل بہم پہنچائے جائین۔ یا پچاس عورتون کے ساتھ ایک وقت مین نکاح کے جواز کا کوئی حیلہ شرعی نکالا جائے۔ کیونکہ وہ اور بادشاہون کیطرح ان مکروہات سے بالکل معصوم ہے۔ اور اِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا کے پابند ہین۔ مگر اونکی گفتگو کا لب لباب اور اونکے شورہ کا قل و دل یہی ہوتا ہے کہ اوس نواح مین جہانکا وہ شیخ یا عالم ہے اعلاء کلمۃ الحق کیونکر ہونا ممکن ہے۔ اور وہان کسطرح قرآنی تعلیم اور توحید کا اشتہار دیا جائے۔ اور رسول اکرمؐ کی سنت کی تبلیغ ہو۔ اس فقرہ سے اونہین کچھ خاص دلبستگی ہے۔ اور وہ یہ بخوبی سمجھے ہوئے ہین کہ اونکی خلافت فقط اوسی حالت مین کامیاب ہوگی جو یہ فرقہ اونکی مساعدت کرے چنانچہ وہ ہمین پورے طور پر کامیاب بھی ہوئے شیخ سنوسی جو سلطان عبد المجید اور عبد العزیز کو مسلمان سمجھنے مین مضائقہ کرتا تھا۔ بلکہ ملحد کہا کرتا تھا۔ موجودہ سلطان کا مرید ہے۔ جائے غور ہے کہ ایک ایسا صاحب قدرت آدمی جس کے قبضہ مین کروڑون بندگان خدا کی قسمت ہو جس کے ہاتھ مین کروڑون کا خزانہ ہو۔ جسکے ہزارون میلون پر سفید و سیاہ کرنیکا اختیار مطلق حاصل ہو جس کی ایک ابرو کے اشارے پر اٹھاہ لاکھ جوان اپنا سر کٹوانے پر موجود ہون۔ ایک عبا پوش طالب علم کے ساتھ ایسی منکسر المزاجی اور خندہ پیشانی سے ملاقات کرے تو اوس شخص اور اون شخصون کی دلون مین جنہون نے یہ قصہ سنا ہوگا سلطان کی عقیدت کس درجہ تک متمکن ہوگی۔

حلیہ آپ کا حلیہ جو متعدد سیاحون کے سفرنامون سے ظاہر ہوتا ہے اسطرح ہے۔ آنکھین بڑی بڑی کشیدہ قامت ناک لمبی متوسط اندام۔ گندمی رنگ۔ مائل بسفیدی۔ اب پشت مین شانون کی بیچ قبل از وقت کچھ خفیف سا خم آگیا ہے۔ ریش مبارک مین یہ سفید بال آگئے ہین۔ بہ حیثیت مجموعی آپ نہایت وجیہہ اور خوب صورت ہین اور علم قیافہ کے جاننے والے آپکی تناسب اعضاء سے بہت سے نتائج نکالتے ہین۔ اگرچہ ایسے شخص کی نسبت رائے قایم کرنے اوسکا کسی اور سے مقابلہ کرنا سخت مشکل ہی۔ تاہم سرسری طور پر نظر ڈالنے سے ہماری رائے مین وہ خطاپوشی عفو اور بذل تقصیر مین تو اکبر سے مشابہ ہین۔ اور حلم۔ اتقاء۔ استقلال طبع۔ کفایت۔ حزم۔ تدبیر اور تشرع مین اورنگ زیب سے ملتے ہین۔ اور جسطرح عالمگیر ضرورت کی بجگہ صرف کرنے مین بڑا دلیر تھا اوسیطرح سلطان المعظم بھی وقت پر روپیہ کی کچھ قدر نہین کرتے۔ اور جسطرح وہ بیمحل ایک کوڑی دنیا گناہ سمجھتا تھا۔ اوسیطرح انکی داد و دہش بے قرینہ نہین ہوتی۔ شوق عمارت مین و تحفظ آثار قدیمہ مین یہ بمقابلہ شاہ جہان کے فیروز شاہ تغلق سے زیادہ ملتے ہین کیونکہ انکی کل تعمیرات سے نمود اور نمایش کی بو نہین آتی۔ بلکہ جس قدر عمارتین آپ کی فرمان سے تعمیر ہوئی ہین یا مرمت ہوئی وہ سب کی سب کارآمد ہین۔

اگرچہ سلطانی محامد بہت زیادہ ہین۔ اور انسان اگر چاہے تو ابھی بہت کچھ لکھنا باقی ہے۔ مگر قلتِ گنجایش کے سبب فقط اسی پر اکتفا کرکے ہم یہ مختصر ریویو اس دعا کے ساتھ آمین کرکے ختم کرتے ہین۔ جو خود حضرت خلافت پناہی نے اپنی زبان فیض ترجمان سے عہد سلطنت کی روبرو یکم ستمبر ۱۹۰۰ء کو عہد جلوس کے دن کی۔

"ہمیشہ دولت اور ملک کی اتنک بڑی ذمہ داری سے خدمت [illegible] کی اور ابھی تک برابر کر رہا ہون خدا کرے ہمیشہ کیلئے میری یہی حالت ہو۔ اور مین اپنی آخر عمر تک اسیطرح خدمت کرتا رہا ہون"۔

آجکل صاحب کرزن گزٹ کچھ بیطرح مولویون کے پیچھے پڑے ہوئے ہین۔ ہم متعاقب دو مہینون کو دیکھ رہے ہین کہ حضرت نے اس جہاد کا اعلان اپنے اخبار مین دینا شروع کیا ہے۔ ستمبر اور اکتوبر کا کوئی پرچہ مشکل ایسا ہوگا جس مین کچھ نہ کچھ چھیڑ چھاڑ ان کی نہ ہو۔ مرزا صاحب کی خفگی کا زیادہ تر موجب مولوی ہدایت الرسول لکھنوی اور مولوی ولی محمد صاحب جالندھری ہوئے ہین صاحب اول الذکر سے ہم کسیقدر آشنا ہین جب ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء مین وہ پنجاب مین آئے تھے تو ہمین یاد پڑتا ہے کہ ہمنے ایک دعوت مین انہین مرتسر مین دیکھا تھا اور جہان تک تھوڑی دیر مین انسان کسی شخص کی نسبت رائے قایم کرسکتا ہے۔ ہم اونکی نسبت وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ اونکی معلومات اعلے درجہ کے ہین۔ اور ہمین خاصکر یہ وصف ہی کہ وہ حق کی کہنے مین بہت دلیر ہین۔ اور دوسرے صاحب کو بھی باعث ہموطنی جانتے ہین۔ اس مین شک نہین کہ انکا مبلغ علم اتنا نہین جتنا وہ اپنے آپ کو بتاتے ہین۔ مگر ایسا بھی کیا غضب ہی کہ قاف اور کاف مین تمیز نہ کرسکین۔ ہان اون مین یہ عیب ضرور ہے کہ وہ پنجاب کی رہنے والی ہین اور مرزا صاحب کی نزدیک یہ لاکھ عیبون کا ایک عیب ہی اور سچے زعم مین کسی فن کا اہل کمال کبھی کامل الیار نہین ہوسکتا جب تک وہ اونکا ہموطن اور ہمخیال نہ ہو۔ اور یہی ہی سبب

(۱)

کہ مولوی ہدایت الرسول پر اعتراض کیا تو یہ کیا کہ وہ پورب کی رہنے والے ہین۔ اور بعد مین ایک حملہ ذاتیات پر بھی اشارتاً کیا ہے جس کا اعادہ بھی سخت نامناسب ہوگا۔ اگر مرزا صاحب کا روئے سخن فقط اون فرقہ کیطرف ہوتا جو اپنی دنایت طبع سے "لا تشترو بایاتی ثمنا قلیلا" کے مصداق ہو رہے ہین تو ہم فقط اتنا کہتے کہ کسی جماعت کو خواہ وہ کیسی ہی مستبذل اوقات کیون نہ ہو ایسی فحش الفاظ سے مخاطب کرنا کسی شایستہ آدمی کیلئے مناسب نہین۔ مگر مرزا صاحب نے پہلے تو سب کو ایک ہی لاٹھی ہانکا۔ بعد مین جب کسی کی سمجھانے یا دھمکانیسے کچھ ہوش آیا۔ تو مُنھ سے کہنے لگے کہ ہمارا روئے سخن فقط اون ملانون کیطرف ہے جو ایسے اور ایسے ہین۔ مگر اس زبانی تلافی سے کیا ہو سکتا ہے۔ جو داونکا اخبار مسلسل طور پر اسکی تکذیب کرتا ہے جسمین علے الترتیب سب مولویون پر بلا تمیز اور تفریق گالیون کے مینھہ برسائے جا رہے ہین۔ اردو۔ فارسی کا کوئی لغت نہین جو اون بیچارون پر صرف نہ کیا گیا ہو۔ جب اردو فارسی سے سیر ہوئے تو قاموس اور صراح کے ورق اولٹ ڈالے۔ اور جہان کوئی فحش کلمہ عربی زبان مین ملا۔ اوس سے بھی صرفہ نہ کیا۔ کہین تو خنزیر۔ اور کہین اولاد شیطان بنایا۔ غرضکہ جو زبان پر آیا بے تحاشا کہدیا۔ اور دل کی حوصلے خوب ہی نکالے۔ ہمارا مدعا فقط اتنا ہے اگر مرزا صاحب واقعی نیک نیتی سے اس جماعت مین اصلاح کرنا چاہتے ہین تو ایسے الفاظ مین کرین کہ عوام پر بھی اثر ہو۔ اور اس فرقہ مین سے جو ازاد واقعی اون افعال ذمیمہ کے مرتکب ہوتے ہین جن کا اتہام مرزا صاحب نے لگاتے ہین وہ بھی متاثر ہون۔ ورنہ اس روش پر چلنے سے بجائے فائدہ کے نقصان متصور ہے۔ اور دیگر مذاہب کے سامنے اپنی ایک مقدس جماعت کی رسوائی کے سوا اور کچھ حاصل نہین۔ اور اگر اس چوٹ کی لڑائی سے یہ مقصود ہے کہ لکھنؤ والون اور پنجابیون کو اپنے ناظرین اخبار کی نظرون مین ذلیل دکھایا جاوے جیسا کہ چہ یکم ستمبر صفحہ ۱۳ کے دوسرے کالم سے ظاہر ہے۔ تو ہم بھی دوستانہ صلاح دیئے بغیر نہین رہ سکتے کہ اسکا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہوگا کہ فساد کی آگ اور مشتعل ہو جائیگی۔ اور اصل مطلب بالکل فوت ہو جائیگا۔

یہ نوٹ ہم لکھ چکے تھے کہ اخبار کرزن گزٹ مطبوعہ ۱۳ اکتوبر ہماری نظر سے گذرا جس مین مرزا صاحب دیگر مولویون سے گزر کر ندوہ کے بھی موئھ آئے ہین۔ یہ مجلس آجتک ہندوستان مین بالاتفاق ادب اور عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اور کسی شخص عام اس سے کہ وہ کسی مذہب و ملت کا ہو اوسکی نیت یا طرز عمل پر اعتراض نہین کیا اور اسکے نیک کام مین دراندازی کا حوصلہ کسی کو نہین ہوا۔ مگر مرزا صاحب اپنی جُہن مین کچھ ایسے از خود رفتہ ہو گئے ہین کہ اون بزرگوارون کا بھی کچھ پاس ادب نہ کیا جو واقعی رسول امین کے وارث ہونیکے مستحق ہین۔ اور جن کا تقدس اور حسن عمل ہوقت ہندوستان بھر مین مسلم ہے۔ ہم تو مرزا صاحب کی اس تہیم کو پہلے ہی افسوس کے ساتھ دیکھتے تھے۔ اور اون سے درخواست کی تھی کہ اس تہیم کو چھوڑ کر تخصیص کرین۔ اور فقط اون لوگون کو مخاطب کرین جو واقعی مسلمانون کا نقصان کر رہے ہین۔ مگر مرزا صاحب کی اس افسوسناک حملے نے جو اونہون نے ندوۃ العلماء پر کیا ہے ہمین سخت بیزار کر دیا ہے۔

جنرل ایلیکشن

ختم ہو گئے۔ اور نتیجہ وہی ہوا جو ہم پہلے ہی سمجھ چکے تھے۔ اور جس کا اظہار متواتر دو تین پرچون مین کر چکے تھے کہ یونینسٹ غالب ہونگے۔ اور موجودہ وزارت از سر نو مسلط ہوگی۔ مگر ایک تعجب انگیز بات جو اس الیکشن مین ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ عام خیال تھا اور فریق کنسرویٹو اور یونینسٹ کے سرآوردہ ممبرون نے علے الرؤس الاشہاد اسکا اعلان بھی دیا تھا۔ کہ لبرل فریق بالکل تباہ اور پراگندہ ہے۔ اور انکی جمعیت مین سخت تفرقہ پڑ گیا ہے اور ممکن ہی نہین کہ اب انمین اتفاق کی کوئی صورت ہو۔ یہ خیال بالکل بے بنیاد ثابت ہوا۔ بلکہ یہ بخوبی معلوم ہوا کہ انگریزی قوم مین لبرل خون اب تک جوشزن ہے۔ اور باوجودیکہ گلیڈسٹون جیسا زبردست ہاتھ علیحدہ ہو گیا اور سر ولیم ہارکورٹ اور لارڈ مارلے کی شکر رنجی نے جماعت مین سخت پریشانی پیدا کی تاہم اصول کی پابندی اور اپنی بات کی پچ برابر اوسی آن بان کے ساتھ چلی جاتی ہے۔ حالانکہ مسٹر اسکوتھ نے غلطی بھی کی اور ایسے موقع پر جب کہ قوم کے بعض افراد مسٹر نہرو کے معرکہ کو فضول اور خلاف انصاف سمجھتے تھے۔ علی الاعلان اسکے گورنمنٹ کی تائید بھی کی۔ اور لارڈ سالسبری اور اوسکے حلیفون نے اپنے حریف کی اس غلطی سے فائدہ بھی اٹھایا۔ پھر بھی قوم نے باوجود اس شکستہ حالی اور بے سر سامانی کے اس جگرداری کے ساتھ مقابلہ کیا گورنمنٹ کے حق مین فقط ۳۳ ممبرون کا غلبہ ہا۔

شکست و فتح نصیبون سے ہے ولے اے میر — مقابلہ تو دلِ ناتوان نے خوب کیا

اگر اس وقت گلیڈسٹون زندہ ہوتے یا کم سے کم لارڈ روزبری ایسی کم توجہی نہ دکھاتے تو ضرور ہی برابر کا سر کر ہوتا۔ اور عجب نہ تھا کہ فتح انہین کے ہاتھ رہتی۔ ہمارے لیئے اگر سچ پوچھو تو دونون یکسان ہین۔ نہ انکی غلبہ سے خوشی نہ اونکی فتح سے افسوس۔ اسی گلیڈسٹون نے وہ جسے اوسکی قوم نے بنی نوع انسان کا بہت بڑا ہمدرد سمجھا ہے۔ اور جسکی تعریف مین اسکے حریف لارڈ سالسبری نے بھی فیقرہ کہا تھا۔ کہ وہ پکا مسیحی اور نیکدل تھا۔ ایک موقعہ پر ہندوستان کی ایکٹ ۱۸۵۸ء کے نفاذ کے مقابلہ مین پارلیمنٹ کو سر پر اوٹھا لیا تھا۔ اور گلیڈسٹون اوسکی اجراء کی برخلاف دلائل کا تانتا باندھا تھا۔ مگر جب کچھ دنون بعد وہی پھر برسر کار آیا۔ تو اپنے دلائل کی خوبیان اور ایکٹ کی عیوب اسطرح بھول گیا۔ گویا کچھ تھا ہی نہین۔ اور باوجودیکہ عرصہ تک صدر اعظم رہا۔ مگر سیول کوڈ کا نام نہ لیا۔ یہ ہے انکی ہمدردی۔ اور یہ ہے انکی نیک نیتی جس قالب مین اپنی بہبودی دیکھی اوسی مین ڈھلگئے۔ مگر ہان ہندوستانیون کو لبرل پارٹی کے غلبہ مین اتنی خوشی کیوجہ ضرور ہونی چاہیئے کہ یہ فرقہ حصول کرسی کے لڑائی کا دشمن ہے۔ اور انکے عہد مین خونریزی نسبتاً کم ہوتی ہے۔ جس سے امید ہو سکتی ہے کہ ہندوستانیون کا خون سرحدوں کی بیدیو مورکون یا ممالک دوردست کی فتح مین بہت کم بہیگا۔ اور ہندوستان کا مالیہ جو پہلے ہی یورپین پنشنون اور ایکچینج کے تواعد اور دیگر فضولیات کے ہاتھون نازک حالت مین ہو رہا ہے فی الجملہ محفوظ رہیگا۔

ایکٹ

انتقال ارضیات آخر کار پاس ہو گیا۔ اور وائسرائے نے ۱۹ اکتوبر کو منظوری بھی دیدی۔ جو تقریر حضور موصوف نے بروقت پاس ہونے بل کے کونسل مین کی وہ واقعی نہایت فصیح اور دلآویز فقرون کا مجموعہ ہے۔ اگرچہ فی الجملہ کوشش کیگئی ہے کہ دلائل اور براہین سے اوسے طاقت مند ظاہر کیا جاوے۔ مگر ایک ایسے معاملہ مین جہان مقابلہ مین بھی بہت سی پر زور وجوہات موجود ہون۔ کوئی امر قطعی طور پر کہنا اور کسی حجت کو حجت قطعی سمجھنا بہت مشکل ہے۔ ہم لارڈ کرزن کی سلامت روی اور حسن بیان کی تعریف کئے بغیر نہین رہ سکتے اگر اونہون نے جو جملے کنور سر ہرنام سنگھ صاحب کے خلاف فرمائے ہین اونمین بہت کچھ متانت سے کام لیا گیا۔ اور اگرچہ کنور صاحب کے اعتراضات کا جواب تفصیل نہ دیا۔ بلکہ کوشش بھی نہ کی کہ جواب دیا جائے۔ تاہم جسقدر جامع الفاظ اونکے جواب مین کہے وہ انہین کی شان کے مناسب تھے۔ ساہوکارون اور وکلاء کو جو نقصان اس ایکٹ کی پاس ہونیسے ہوا وہ صاف ظاہر ہے اگرچہ وکلاء نے اسکی برخلاف باضابطہ اور کنسٹی ٹیوشنل کوشش کی بھی۔ مگر وہان کون سنتا تھا ساہوکارون نے علانیہ کوئی شور نہین کیا۔ شاید وہ اس پر بھولے ہوئے تھے کہ لوکل گورنمنٹ ہمارے ساتھ ہے۔ اور اسکی رضامندی کی بغیر کچھ بھی نہ ہوگا۔ یا اونہین ایجیٹیشن کرنا پہلے ہی سے بیسود معلوم ہو گیا تھا۔ ہم انشاء اللہ آئندہ کسی موقع پر اسکی نسبت بتفصیل لکھینگے۔ بالفعل حضور وائسرائے کی تقریر کا خلاصہ لکھتے ہین:-

"میری رائے مین اس مسئلہ کے متعلق دو سوال قابل غور ہین۔ اولاً یہ کہ آیا در اصل کوئی ایسی خرابی پیدا ہو گئی ہے جس کیوجہ سے کونسل قانونی کو اسمین دخل دینے کی ضرورت پڑی۔ ثانیاً یہ کہ آیا کونسل نے اسکا ٹھیک علاج تجویز کیا ہے؟ سو انمین سے پہلے سوال کا جواب تو ہمنے اپنی طمانیت کیموافق دیا ہے۔ ایسی ایک سال پہلے متواتر تیس سال کی تجارت اور غور و فکر نے اس امر کا یقین دلایا ہے کہ پنجاب مین زراعتی کے انتقالات خوفناک تیزی کے ساتھ دھڑا دھڑ ہو رہے ہین۔ اور اسکا نتیجہ یہ نظر آتا ہے کہ زمینین جماعت زمیندارن کے ہاتھون سے جنکی زمینداری کا قائم رکھنا ہمین منظور ہے نکلکر ایسے لوگون کے ہاتھون مین جا رہی ہین جن کا زمیندار بننا ہماری رائے مین غیر ضروری ہے یا نامناسب اور اسکا نتیجہ یہ کہ صوبہ پنجاب کیلئے ایک بڑا پولیٹیکل اور نیز تمدنی خطرہ پیدا ہو رہا ہے جس کا دور کرنا گورنمنٹ کا ضروری فرض ہے۔ اگرچہ ہز ایکسلنسی کی رائے مین یہ رائے بوجوہ وجیہہ صحیح و صایب ہو۔ لیکن آپ فرماتے ہین کہ برخلاف اسکے ہمسے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ اگر بحالت موجودہ ہی چھوڑ دیا جائے۔ تو کوئی پولیٹیکل خطرہ پیدا نہ ہوگا۔ کیونکہ زمیندارون کے پنجاب کی ناراضی سے یہ توقع کبھی نہین ہو سکتی کہ بغاوت کی شکل مین ظاہر ہوگی۔ مگر یہ ممکن ہے کہ قرضون کے مارے بیچارے زمیندار مفلوک الحالی و تنگدستی مین بالکل مایوس ہو جائین جس سے ملک مین ایک قسم کی کمزوری پیدا ہو جائے اور گورنمنٹ کو خطرہ ہو۔ ساہوکارون کی بھی جن کا ہونا موجودہ حالت زمینداری کو ملحوظ رکھکر

اشتہار
ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت حکم امتناعی
ضلع جالندھر
نالہ

ہندوستان مین ضرور ہی کوئی نقصان اس بل کا پاس ہونیسے نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنے سود کی خواہشمند ہین انہین بہرکیف بل رہیگا۔ دوسرا سوال یہ پیدا کیا گیا ہے کہ رسوم قدیم مین اس سے دست اندازی ہوگی۔ میری رائے مین اس کو چندان وقعت نہین۔ اگر ہم اسطرح لکیر کے فقیر ہی رہتے تو یہ ترقی جو موجودہ زمانہ مین نظر آرہی ہے ہرگز نہ ہوتی۔ اور علاوہ برآن پنجاب مین خاصکر یہ رعایت کہ زمیندار اپنی اراضی کا انتقال کرسکتا ہے ہمارے ہی عہد کی دی ہوئی ہے۔ اگر اس معاملہ مین مداخلت کرنا بدین وجہ نامناسب ہی۔ کہ گویا یہ قدرتی حقوق مین مداخلت کرنا ہے۔ تو آج سے پچاس برس پہلے کی مداخلت بھی ایسی ہی نامناسب تھی۔ کیونکہ اُن دنون مین زمیندار کو ایسا حق حاصل نہ تھا۔ اور یہ جواب ہی سر ہربرٹ نام سنگھ کے عذر کا۔ اس لیئے اس اعتراض کا خیال نہ کرنا چاہیئے۔ آگے چلکر منسی نے ایکٹ کی خاص خاص مقامات کا ذکر اسطرح کیا ہے "یہ ہماری غلطی ہوتی کہ ہم ابتدائی بل کو لفظ بلفظ پاس کرتے ہمکو کوشش کی ہے کہ جہانتک ممکن ہو اسے لوگون کے خیال اور ضروریات کے مطابق پاس کیا جاوے۔ اور اسمین کچھ شک نہین کہ مسٹر ریوازنے جہان جہان ضرورت دیکھی نرمی ہی اختیار کی ہے کسی مستقل انتقال کیلیے افسر مال کی اجازت بل مین ضروری تھی۔ خواہ وہ انتقال غیر مزارعین ہی کے درمیان کیون نہ ہو۔ اب اس اجازت کی کوئی ضرورت نہین سمجھی گئی۔ یعاد رہن جو ایک کاشت کار قوم کا آدمی کسی غیر شخص کے حق مین کرے۔ پندرہ سے بیس برس تک بڑھا دیگئی ہے۔ ایک اور طریقہ کا رہن بھی موضوع کیا گیا ہے۔ جو غالباً مفید ہوگا۔ اور لوکل گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ رہن کی اور بھی صورتین تجویز کرے۔ اگرچہ یہ قانون سازی تکمیل کے انتہائی درجہ کو نہین پہونچی جس مین اصلاح کی گنجائش نہ ہی ہو۔ اور میرا ذاتی تجربہ جو مجھے برٹش پارلیمنٹ مین حاصل ہوا ہے۔ یہ ہے کہ اس قسم کی تجویزین کبھی تکمیل کو نہین پہونچتین بلکہ جو نتائج پہلے خیال کیئے جاتے ہین وہ بوجوہات غیر متوقعہ رہجاتے ہین۔ اور ممکن ہے کہ اسمین بھی ایسا ہی ہو۔ مگر جو ہمارا حق تھا وہ ہمنے ادا کر دیا ہے۔" اگے چلکر حضور ممدوح نے یہ فرمایا کہ اگرچہ مین کوئی پیشگوئی نہین کرسکتا۔ مگر یہ ضرور کہنا چاہتا ہون کہ مخالفین ایکٹ نے جو غمگین پیشگوئیان اسکی نسبت کی ہین وہ پوری نہونگی سر ہربرٹ نام سنگھ نے اگر بھی ایک موقع پر اسکے برخلاف بہت کچھ بیانکیا ہے۔ اور آج پھر ایک چھپی ہوئی رائے مین ظاہر کیا ہے کہ اس تجویز کے پاس ہونیسے سخت نقصان اور رعایا کی تباہی کا احتمال ہے۔ میری رائے مین انکی یہ پیشگوئی قبل از وقت اور مبالغہ آمیز ہے۔"

آندنون

بعض انگریزی اخبارون کی اسبات پر دم چڑھے جاتے ہین کہ امیر عبدالرحمن نے کمال کیا کہ اپنی ڈایری آپ ہی لکھی اور پھر اوسے مشتہر بھی کر دیا۔ کوئی تو اسے امیر کی بیدار مغزی اور قابلیت کی دلیل بیان کرتا ہے۔ اور بعض اوسے اونکی خودنمائی اور خودستائی پر محمول کرتے ہین۔ حالانکہ دونون باتون مین سے ایک بھی نہین البتہ ولایت کی ایک بے سالہ مین اسکا شایع ہونا۔ اور ہندوستانکی اخبارات بلکہ افغانستان کے پریس کو ولایت کا دریوزہ گر بنانا بہت کچھ افسوس کا مقام ہے۔ اور یہ افسوس زیادہ تر اوس حالت مین ہوگا۔ اگر تعین کر لیا جاوے کہ امیر صاحب کے ایماء سے ایسا ہوا ہے۔ ہمین باور نہین آتا کہ امیر جیسا عالیدماغ شخص اپنی ڈایری ایسی دور دراز ملک مین شایع کرے جہانکے عادات۔ خیالات اور روزمرہ ایشیا سے ایسی مخالف ہون۔ اور اس بات کو امیر سے بہتر کوئی نہین سمجھتا کہ ممالک یورپ کے رہنے والے ایسے امور سے بہت کم دلچسپی رکھتے ہین۔ جن کا تذکرہ اونکی ڈایری مین تکرار آچکا ہے۔ مگر اب یہ بحث فضول ہی کیونکہ چھپی اور کہنے چھپوائی۔ اس مین شک نہین کہ چھپ چکی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ اظہار تعجب جو ہر ایک طرف سے سوچ سمجھے کیا جارہا ہے کہانتک صحیح ہے۔ ہماری رائے مین اور ہمارے پاس اپنی رائے کی تائید مین تاریخ موجود ہے کہ یہ کوئی انوکھی بات نہین۔ ہم مثال کے طور پر دو بادشاہون کو پیش کرتے ہین جنکی عادات پوزیشن۔ دلی ولولون۔ طرز حکومت۔ طریق تمدن مین بعد المشرقین تھا۔ اور جنکی لیاقتون مین کوئی بھی مناسبت نہ تھی۔ مگر جن دونون نے باوجود اس تخالف بمبائے کے اپنے اپنے خیالات بلکم وکاست اپنی قلم سے لکھکر سپرد کیے مین پیش کیئے ہندوستانکی تاریخ پڑھنے والے بابر اور اوسکے پوتے جہانگیر سے بخوبی واقف ہین۔ اور یہ بھی جانتے ہین کہ بابر نے ترکی زبان مین توزک بابری لکھی جس کا ترجمہ عبدالرحیم خان خانان نے اکبر کے عہد مین فارسی مین کیا۔ اور جہانگیر نے اپنے عہد حکومت کے حالات من وعن اپنی قلم سے فارسی مین لکھے۔ اور دونون نے اپنی ان مبسوط کتابون مین وقایع نگاری کا حق بڑی دیانتداری سے ادا کیا۔ اور اون ذاتی عیوب کو بھی جن کو معمولی آدمی بھی ظاہر کرنیسے عار رکھتے ہین بے تکلف لکھدیا۔ بابر باوجود یکہ اوسکی معیشتون کی کوئی انتہا نہ تھی چنانچہ ایک مستند مورخ اوسکی نسبت لکھتا ہے کہ "شمار فحش از شکست افزون و اندازہ شکستش از فتح بیرون بود" پھر بھی وہ بیحد تین چیزین کسی حالت مین اپنے دل سے دور نہ کرسکا۔ (۱) خدا پر توکل (۲) فرصت وقت کو غنیمت سمجھنا۔ (۳) ڈایری لکھنا۔

بارہ ہزار رنگروٹ لیکر محض خدا کے توکل پر ہندوستان پر چڑھ آیا۔ جہان ابراہیم لودہی ڈیڑھ لاکھ باقاعدہ فوج لیئے اوسکے استقبال کو موجود تھا۔ شیبانی خان سے بیسیون لڑائیان لڑا۔ اور ان معرکون مین اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا فوج نے دو دو دن کا فاقہ کیا۔ مگر وہ جوانمرد ہمت نہ ہارتا تھا۔ سو سو کوس کی منزل ایک ایک دن مین کی مگر تھکن پر دل نہ آیا۔ اور حرف شکایت زبان پر نہ لایا۔ بلکہ جب کبھی شکست کھاکر کسی دلفریب مقام پر گذر ہوا تو اپنی مصیبتون کو یکقلم بھولگیا۔ اور وہین ڈیرہ جمایا۔ اور فرصت وقت کو غنیمت سمجھکر اپنے یاران جلسہ کیساتھ اس طرح مشغول ہوا گویا کوئی تکلیف دیکھی ہی نہ تھی۔ ان بادشاہ کی عالی نظری کچھ فوق الفطرت معلوم ہوتی ہے شکستون پر تسکین کہا رہا ہے دشمن تعاقب مین ہے۔ ہمراہی کچھ تو لڑائی مین ماری گئے مین کچھ زخمی ہوگئے ہین۔ بقیہ السیف جو اسکی رکاب مین ہین۔ تکان سفر سے چور ہوگئے ہین اور کسی مین دم لینے کی طاقت نہین۔ مگر یہ ہمت اور استقلال کی مجسم تصویر اوسی آن بان کیساتھ جہان کوئی قدرتی دلفریب چشمہ یا سبزہ زار نظر آیا بے تکلف اوتر پڑا۔ اور عیش و عشرت مین اسطرح مشغول ہوا۔ گویا گھر سے شکار کو نکلا ہے۔ اور یہر وہین اپنی ڈایری کی خدمت مین مشغول ہوا۔ اور جو حالات گذرے ہین وہین صاف صاف درج کر دیا۔ اب اوسکے پڑپوتے جہانگیر کو دیکھو جسکی طبیعت اور جس کی عادات اس سے بالکل متبائین ہین جسنے روز پیدائش سے مصیبت اور تکلیف دیکھی ہی نہین۔ جو زمانہ کی حوادث سے بالکل بے خبر ہے۔ جو اکبر جیسے عظیم الشان شہنشاہ کا ولیعہد اور لاڈلا بیٹا ہے جسنے عیش و عشرت کی وہ ٹھاٹھ جما کر کسی شہنشاہ کو آجتک نصیب نہ ہوئی جسنے شراب کے خم کے خم دا تھی لنڈھا دیئے۔ اور جسکی ایک ایک مجلس عیش کا صرف لاکھون تک پہونچگیا۔ اور جسکی عیش پسندی اس حد تک پہونچی کہ دربار عام مین بھی جبتک بیگم پشت پر ہاتھ نہ رکھے بیٹھنا اوسکیلیے دوبھر تھا۔ مگر باوجود اس درجہ کی غفلت کے وہ بھی اپنی ڈایری سے غافل نہ رہا۔ اور اچھا یا برا جو حال تھا بلا تصنع اور تکلف کے لکھدیا۔ یہ ہین مشرقی بادشاہ جنہین آجکل کے یوروپین مورخ وحشی جبوان اور نفس پرست اور نہ جانے کن کن خطابون سے ملقب کرتے ہین۔ ہم اس وقت چیلنج کرتے ہین کہ زمانہ حال کے مہذب سلاطین مین سوائے ہماری مادر مہربان قیصرہ کے کس کو حوصلہ ہوا کہ اپنی ڈایری ایمانداری کیساتھ لکھے بلکہ برخلاف اسکے محض شاہی خاندانون کے اندرونی حالات کے اخفاء کا زیادہ اہتمام کیا گیا۔ مثلاً ولیعہد آسٹریا کی ناگہانی موت کے اصلی باعث کو کس کوشش سے چھپایا گیا نفس پرستون سے تو زمانہ نہ آگے خالی تھا اور نہ اب ہے فرق اتنا ہے کہ زمانہ سابق مین کسی غرض کے حاصل کرنیکیلیے اوسکے معمولی وسائل سے کام لیا جاتا تھا۔ اور اوس کے اظہار مین کوئی عار نہ کیا جاتا تھا۔ اور اب اس روشنی کے زمانہ مین شرمناک سے شرمناک کام شائستگی اور تہذیب کی اوٹ مین کرنیکی کوشش کیجاتی ہے۔ اور ہر ایک ناشایستہ فعل کیلیے قانونی حجت کا پہلے ہی سے قرار واقعی انتظام کیا جاتا ہے۔

ڈکٹر ایمنول شہنشاہ اٹلی نے سینکڑون خاندانونکی عصمت کو بگاڑا۔ ایگزنڈر دوم زار روس کے ناجایز تعلقات زمانہ کو معلوم ہین۔ اور اوسکی اولاد حرام بلکہ اوسکی معشوقہ ابتک پیرس مین زندہ اور سلامت موجود ہین شہنشاہ ہمبرٹ شاہ اٹلی جو ابھی حال مین قتل ہوئی ہین اونکا ایک غیر عورت سے ناجایز تعلق کس سے پوشیدہ ہے۔ مگر باوجود اسکے یہ مہذب ہین بیباک خلق ہین اور صاحب عصمت ہین۔ بنی نوع انسان کی ہمدرد ہین مگر مشرقی شہنشاہ ظالم ہین شہوت پرست ہین۔ اگر وہ بھی انکی طرح ظاہر انقطع ایک عورت سے نکاح رسمی رکھتے اور اسے دن سے شکار مارتے اور ہر شب ایک نئی دلہن سے اپنے حجرہ عشرت کو منور کرکے دوسرے دن چھوڑ دیتے تو غالباً انکے ڈیفنس مین بھی وہی قابل مضحکہ فقرہ کہا جاتا جو ولیم اسٹینڈ نے شاہ ہمبرٹ کے ڈیفنس مین کہا ہے کہ "اونکی رسمی بیوی تو ماریگریٹ تھین مگر لیڈی اوف الفکشن اور نے آنکھ لگی" ایک اور تھی رسمی بیوی کے ساتھ شادی سے ایک برس بعد تک اختلاط رہا۔ مگر جب ولیعہد سلطنت پیدا ہوا جسکی سلطنت کی اغراض کیلیے ضرورت تھی تو اعادہ حقوق زناشوئی یکقلم ترک ہوا۔ اور بادشاہ اپنی معشوقہ کے ساتھ عیش و عشرت مین تادم مرگ مشغول رہا۔ اور رسمی بیوی سے سوائے دوستانہ راہ و رسم کے اور کوئی تعلق نہ رکھا۔ لیکن اونکی حالات اور طبایع ان بمغربی ہندبون سے بالکل جداگانہ ہین۔ اونکی حمیت یہ گوارا نہین کرتی کہ جس عورت کا اونکے ساتھ ایکبار دفعہ تعلق ہوجاوے

وہ پھر کسی اور کی دست نگر ہو۔ اسلئے نہین ناچار اوسکے کفاف اور معاش کا انتظام اور اوسکی حفاظت کا سامان کرنا ضرور ہو جاتا ہے۔ اور یہی باعث ہے کہ اونکے حرم مین ایک جماعت عورتونکی جمع ہو جاتی ہے۔ جو فی الاصل تو اون کی مشرقی غیرت اور حمیت کا ثبوت اور بشریت کی کمزوریونکا جرمانہ ہوا کرتا ہے۔ مگر یورپین مورخون کی نکتہ چینیون کیلئے ایک دستاویز ہو جاتی ہے۔ ہم دعوی سے کہتے ہین کہ اگر یہ مہذب بھی ان وحشیونکی روش پر چلین۔ اور اون حرمان نصیب بدبختون کو جن کی ننگ و ناموس کو اونہون نے خراب کیا ہے) اوسیطرح اپنی سرپرستی مین لین جسطرح یہ مشرقی نفس پرست عادتا لیتے ہین تو زمانہ دیکھے۔ کہ انکے شاہی محلون مین عورتون کے گلی پھرنے نظر آئین جو کثرت تعداد مین مشرقی حرم سراؤن کو مات کرین۔ یہی رسم قدیم اور صاف توسی کی پرانی عادت ہے جسنے امیر کو اپنی ڈائیری لکھنے کی تحریک کی۔ اور جو کچھ اونہون نے اسمین لکھا ہے اوسے حرف بحرف صحیح سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ جبکی تقلید امیر صاحب نے کی ہے اونہون نے کبھی پبلک کو اپنے روزمرہ کے بارہ مین غلطی مین نہین ڈالا۔ امیر صاحب کی شبانہ روز مصروفیت جیسا کہ اوسکی ڈائیری سے ظاہر ہے کسیقدر حیرت انگیز ہے۔ اور بادی النظر مین کسیقدر مشکل معلوم ہوتا ہے کہ ایک انسان کیونکر اتنی دیر تک کام کر سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اوسکی قوائے جسمانی کا فوق الفطرت قوی ہونا بھی مسلم ہے۔ ہمکو افسوس ہے کہ بوجہ عدم گنجائش ہم امیر صاحب کی مفصل ڈائیری درج نہین کر سکتے۔ مگر ہم اپنے ناظرین سے وعدہ کرتے ہین کہ جب یہہ ڈائیری مکمل ہو جائیگی تو اسے ضرور ہی شایع کرین گے۔

قران السعدین کی

۶ جمادی الآخر بروز یکشنبہ شاہ کبکلاہ مظفر الدین خان سریر آرائے سلطنت ایران دار الخلافہ سلامیہ قسطنطنیہ مین حضرت خلافت پناہی کے مہمان ہوئے بہت سے عمائد ارکین سلطنت شاہ ممدوح کی ہمراہ تھے۔ منجملہ انکی مرزا علی اصغر خان صدر اعظم حکیم الملک مرزا محمود خان وزیر دربار۔ ابو القاسم خان ناصر الملک وزیر مال وغیرہ بھی تھے سلطان المعظم نے ترحمان پاشا ممبر مجلس شوری سابق وزیر خارجیہ۔ شاکر پاشا مشیر ارکان حرب وغیرہ وغیرہ عمائد کو تا ایام اقامت قسطنطنیہ شاہ کی مہمانی و مدارات کیلئے متعین فرمایا۔ نزول اجلال کی روز سٹیشن متقری کوئی پر حضرت خلافت پناہی کیطرف سے توفیق پاشا وزیر خارجیہ۔ جواد بیگ صوبہ دار چتالجہ اور رغب بے سیکرٹری صنعہ پولیس وغیرہ وغیرہ ارکین شاہ کی استقبال کو موجود تھے جب شاہ ایران متقری کوی پہونچے تو موصوفہ بالا ارکان دولت عثمانیہ نے ہز مجسٹی کا استقبال کیا۔ ترکی باجے اور بارہ فوج پیادہ اور چار سو سوارون نے سلامی اتاری۔ اوس وقت کا شاندار نظارہ قابل دید تھا شاہ ایران چند لمحہ آرام کے بعد شاہی گاڑی مین سوار ہو کر بحری سٹیشن کو روانہ ہو گئے۔ ترکی باجہ سارے رستہ شاہ ایران کے کرام کے طور پر ایرانی باجہ مین بجتا گیا۔ ساحل پر پہنچکر شاہ کبکلاہ غزالدین نامی جہاز مین جو ہمو قع کیلئے مختص کیا گیا تھا سوار ہوئی جہاز پر سوار ہوتے وقت توپچی باجا ایرانی اور حمیدی لہجہ مین بجنا شروع ہوا۔ اسوقت ہز مجسٹی لباس شاہی زیب تن کئے ہوئے تھے اور مرصع تمغہ امتیاز سینہ پر لگا ہوا تھا۔ ہاتھ مین جو رومال تھا اوس سے سلامیونکو سلام لیتے جاتے تھے یہ پر شوکت شاہانہ جلوس متقری کوئی سے آوتہ کوئی کیجانب روانہ ہوا۔ جہان بہت سے ایرانی بہی شاہ کی استقبال کو حاضر تھے۔ یہان حضرت خلافت پناہی کے فرزند ارجمند صاحب عالم توفیق افندی اور سعید پاشا پریزیڈنٹ مجلس مندوبان (سابق صدر اعظم) ہز امپیریل مجسٹی کیطرف سے سلام سنت السلام کی تبلیغ اور ادائے خیر مقدم کیلئے آئی ہوئی تھے جس وقت جہاز آوتہ کوئی پہونچا اور شاہ ایران بندرگاہ کے کنارہ پر آئے تو وہان حضرت خلافت پناہی کیطرف سے آپکے فرزند اکبر حضرت صاحب عالم عبد القادر افندی خلیل رفعت پاشا صدر اعظم حسن پاشا محافظ قسطنطنیہ (نام محلہ)۔ رضوان پاشا امین دار الخلافت اور شفیق بک انسپکٹر جنرل پولیس اور صاحب السعادت مصطفی بک سیکرٹری کمیٹی ہیارم وغیرہ وغیرہ نے شاہ کا استقبال کیا۔ یہان سے ایک چوا پہ شاہی گاڑی مین شاہ

بعیت شاہزادگان والا تبار توفیق افندی و عبد القادر افندی سوار ہوئے باقی گاڑیان مین شاہ کی ہمراہی اور عمائد و ارکان دولت عثمانیہ جو شاہ کی استقبال کیلئے مختلف موقعون پر تعینات ہوئے تھے سوار ہوئے۔ یہ سارا جلوس تقریبا نو کوروانہ ہوا۔ سارے رستہ مین دو رویہ ترکی فوج صف باندہی کہڑی تہی جب سواری قصر یلدز پر پہونچی۔ شاہ دیگر ہمراہی گاڑیون سے اُتر پڑے۔ اور قصر معلی مین تشریف لیگئے جب خلیفۃ المومنین کے پاس پہونچے تو اعلیحضرت نے بڑھکر مصافحہ کیا۔ اور حضرت شاہ ایران نے تعظیماً و تکریماً خلافت پناہی کے ہاتھ پر جھک کر بوسہ دیا۔ مولانا امیر المومنین جلیل رفعت پاشا صدر اعظم اور توفیق پاشا ناظر خارجیہ اور سعید پاشا رئیس مجلس شوری اور رضا پاشا سر عسکر اکمال الدین حسن پاشا ناظر بحریہ اور زکی پاشا مشیر توپخانہ عامرہ کو شاہ کیخدمت مین انٹروڈیوس کرایا۔ پھر حضرت امیر المومنین اور شاہ کبکلاہ ایک پر تکلف شاہی گاڑی مین جس مین چار گھوڑے لگے ہوئے تھے۔ سوار ہو کر دایرۃ المراسم کو تشریف لیگئے۔ جو بادشاہون سے ملاقات کرنیکے لیے مختص ہے۔ اور جسپر اس موقع کیلئے خاص سلطانی اور شاہی علم پہلو بہ پہلو نصب کئے گئے تھے۔ یہان حضرت شاہ ایران نے اپنے عمائد ارکین کو ہر ایک کا نام لیکر اور اسکا عہدہ بتلا کر امیر المومنین کے حضور مین پیش کیا۔ چند منٹ بعد حضرت خلافت پناہی امین ہمایونی مین تشریف لیگئے۔ حضرت امیر المومنین کو تشریف بجا لائے تھوڑے عرصہ بعد حضرت شاہ بمعہ ہمراہیان محل ہمایونی مین ملاقات دہی کیلئے تشریف لیگئے اور زیارت امیر المومنین سے فارغ ہو کر اور ارکان و عمائد متعلقہ امین ہمایونی سے ملاقات فرما کر دایرۃ المراسم (فرودگاہ خاص) مین واپس تشریف لائے۔ امین ہمایونی مین شاہ کوئی بیس منٹ ٹہیرے۔ شاہ کو دایرۃ المراسم مین پہونچنے کے بعد جلا التماس امیر المومنین ملاقات بازدید کیلئے دایرۃ المراسم مین تشریف لیگئے۔ حضرت شاہ کی تشریف آوری کی مبارک موقع کیلئے دار السعادۃ قسطنطنیہ بہت کچھ آراستہ کیا گیا تہا۔ تمام مکانات۔ دوکانین بازار نہایت سجی ہوئی تھے۔ ایرانیون کی دوکانون مین جو قسطنطنیہ مین ہین خصوصیت تہی کہ ترکی نشان قومی کے ساتھ ایرانی نشان بہی نصب کیئے ہوئے تھے یکشنبہ کی رات کو حضرت سلطان المعظم کیطرف سے شاہی محل مین دعوت دیگئی حضرت خلافت پناہی کو دامین جانب شاہ ایران و دامین طرف صدر اعظم علی اصغر خان تھے۔ اور خلافت پناہی کے مقابل مین اعلیحضرت کے صاحبزادگان یعنی شاہزادگان والا تبار احمد آفندی بدر الدین آفندی سلیم آفندی توفیق آفندی عبد القادر آفندی تھے عمائد و ارکان دولت ایران و دولت عثمانیہ علی قدر مراتب اپنی اپنی جگہون پر بیٹہے ہوئے تھے۔ کہانیکے وقت ترکی باجا ایرانی اور حمیدیہ لہجہ مین حاضرین کے دلون کو مسرور کر رہا تہا۔ شب دوشنبہ کو باغ قصر یلدز مین بہت بڑا چراغان کیا گیا۔ اور طرح طرح کی آتشبازی چہوڑی گئی۔ اور شاہ کی آمد کیوقت اتوا پ سلامی سر کیگئین اور حضرت خلافت پناہی نے علی اصغر خان صدر اعظم ایران کو مرصع تمغہ امتیاز عطا فرمایا۔ اور خاص دست مبارک سے پہنایا۔ اور دیگر ہمراہیان شاہ کو بہی مختلف درجہ کے تمغے عطا فرمائے۔ دوشنبہ کو دن ۱۲ بجے شاہ عالیجاہ سلطانی گاڑی مین سوار ہو کر مع ارکین و عمائد دولت عثمانیہ و دولت ایران اوتہ کوئی گئے۔ اور سلطانی جہاز پر سوار ہو کر سرحد کی تک پانی کی سیر کو تشریف لیگئے۔ اور واپس جہاز سے اُتر کر سلطانی گاڑی مین سوار ہوئے۔ اور دار السفارت ایرانی مین تشریف لیگئے۔ اور راستہ مین لوگون کے سلام کا جواب نہایت خندہ پیشانی سے دیتے گئے اس وقت شاہ اپنا معمولی لباس پہنے ہوئے تھے کلاہ مرصع پر آفتاب اور شیشر کا نشان تہا۔ اور شمشیر حمائل کیئے ہوئے تھے۔ دار السفارت مین تشریف آوری کے وقت دروازہ پر علاء الملک محمود خان سفیر ایرانی اور مرزا اسمٰعیل خان کونسل عام اور دیگر اہل سفارت ایرانی نے استقبال کیا اور طلباء مکتب ایرانی یعنی دبستان ایرانیان نے باغ سفارت ایرانیہ مین نہایت خوش الحانی سے یہہ اشعار پڑہے:-

از قدومِ خسروِ ایران زمین — شد ستانبول رشک فردوسِ برین
آفرین اے صاحب تاج و نگین — بارک اللہ اے شہِ بادادو دین
شد ز تشریفت دلِ ناشاد شاد — تاج و لا اعمر توجاوید باد
چونتو اے شاہنشہِ نیکو سرشت — کس ز شاہان تخم نیکو را نکشت
تاجدارا عمرِ توجاوید باد
ماہے خواہیم از رب مجید — از دیار شوکتِ سلطان جمید
در پناہِ حق بود عمرش مزید — باشما اے خسرو دارا عبید
زندہ باد و زندہ باد و زندہ باد — با جلال و جاہ تا یوم التناد

(باقی آئندہ)

نوٹ

قانون انتقال اراضی پنجاب ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء سے جاری ہو گیا ہے۔ اسکی رو سے ہر قسم کے انتقال جو بیع یا ہبہ یا وصیت یا رہن یا ٹھیکہ یا پٹہ کی صورت مین ہون رجسٹری کرانے سے پورے ہو سکتے ہین۔ اور رجسٹری کرانے کے بعد ہی ان کا اندراج داخل خارج ہو سکتا ہے۔ اسلئے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے انتقال کی رجسٹری کرا لے۔ ورنہ بعد مین بہت دقت ہو گی۔

مہر محمد شاہ
سب رجسٹرار ضلع لاہور

موچ۔ سوجن۔ لنگڑاپن کیلئے چیمبرلین کی دوائی درد سے اچھی کوئی چیز نہین۔ امتحان کرلو۔

Chamberlain's Pain Balm

جب تمہین کہانسی کے مارے نیند نہ آئے تو یہ ضروری نہین کہ کوئی تم سے کہے کہ چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی کی

Chamberlain's Cough Remedy

چند خوراکین حلق کی کھجلی کو نیچے کر دینگی اور پھر نیند آجائے گی۔ بڑی اچھی دوائی ہے امتحان کرو۔

یہ دوائین فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہین۔

سیاحت یورپ

گذشتہ اشاعت سے آگے

ہر چند کہ مین بہت یہ سے سونیکا عادی ہون لیکن تاہم کئی دفعہ ان شہرون مین دن بھر شام کو بازارون مین تماشا دیکھنے کیلئے پھرتا رہا ہون۔ مگر مین ناظرین کو یقین دلانا چاہتا ہون کہ ان تمام اوقات مین کسی فاحشہ عورت نے مجھ سے کلا یا ساتھ لیجانا چاہا ہے مین شک نہین کہ ان شہرون مین لاکھون فاحشہ عورتین (حاجی محمد ڈوئی صاحب نے بتلایا تھا صرف لنڈن مین دو لاکھ فاحشہ عورتین ہین) ہین جو اپنے گاہکون کی تلاش مین اچھے کپڑے پہن کر اور بناؤ سنگار کر کے نکلتی ہین۔ لیکن یہ پہلی تو خاص خاص بازارون مین ہی جمع ہوتی ہین جہان انکی شیدائی بھی چلکر جاتے ہین۔ اور دوسرے یہ عورتین رستہ چلتے لوگون کو کچھ نہین کہتین جب تک کہ تم خود کھڑے ہو کر کسی سے ہاتھ یا آنکھ نہ ملاؤ۔ اور صرف واقف لوگ ہی دوسری عورتون سے انکو نہین تمیز بھی کر سکتے ہین کم از کم مین تو انمین اور بھلی مانس عورتون مین تمیز نہین کر سکتا۔ یہ تفصیل لکھنے کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ مینے چند سال ہوئے ڈیرہ اسمٰعیلخان کے وکیل لالہ جیند رام صاحب کا سفرنامہ لنڈن پڑھا تھا جس مین انہون نے لکھا تھا کہ لنڈن مین پہونچتے ہی سب سے پہلے جو عورت انہین ملی وہ یہ کہکر انکے گلے کا ہار ہو گئی کہ تم ہندوستان کے راجہ ہو اور مین لنڈن کی نہایت خوبصورت لڑکی ہون۔ کئی سال اس فقرے کو دیکھے گذر گئے ہین۔ ممکن ہے کہ الفاظ کم و بیش ہون مگر مطلب یہی تھا۔ اور اب مین انکی وضاحت کی مدد سے تردید کرتا ہون۔ تلاش کرنے والون کیلئے دنیا کے ہر حصہ مین کافی خلاظت موجود ہے کوئی شہر اس سے خالی نہین۔ لنڈن مین اگر دو لاکھ کسبیان ہین تو آبادی ہی تو ۵۰ لاکھ کی ہے اس ملک مین چونکہ زن و مرد مین زیادہ بے تکلفی اور آزادی کی رسم جاری ہے یہان فحش کے سامان زیادہ ہین۔ لیکن جس مبالغہ سے ان شہرون کی برائی مینے سنی تھی وہ مجھے نظر نہین آئی۔ یہ درست ہے کہ مین اچھا مبصر نہین تھا۔ تاہم مین بلا تعصب اوسط درجہ کی رائے قایم کر سکتا ہون چونکہ ان ملکون مین چکلون کا دستور نہین۔ اسلئے عورتین جابجا پھرتی ہین۔ لیکن انہین بازارون مین مرد ان کے گلے لپٹنے کی قانوناً ممانعت ہے۔ پیرس مین ایک قسم کی کوٹھی خانے قانون تسلیم کرتا ہے۔ جہان لوگ چلکر جاتے ہین۔ لیکن لاہور۔ امرتسر اور ہندوستان کی دوسرے شہرون مین بھی تو ایسی مقامات ہین۔ فرق صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے یہان حیا کی رسم زیادہ ہے۔ اور یہان لوگ چھپانیکی ضرورت کم سمجھتے ہین مگر بمقابلہ ان گندی خرابیونکے ان قومون مین کچھ اعلیٰ اوصاف بھی ہین۔ اور انھی کی بدولت خدا تعالیٰ انکو نعمت دولت و آرام دے رکھی ہے۔ اور مین چاہتا ہون کہ ہم ان لوگون سے یہی اچھی باتین سیکھین۔

اس قدر باتین اس خط مین لکھ جانیکے لئے حاضر ہین لیکن مین صرف چند ہی لکھ سکتا ہون۔ کبھی کبھی میرے مضمون اس وجہ سے بند ہو جاتی ہین کہ مین فیصلہ نہین کر سکتا۔ کہ کس بات کو لکھون اور کس کو چھوڑ دون۔ لنڈن کے حالات ختم کرنے سے پہلے یہانکی پولیسمین کا ذکر خیر کرنا ضروری ہے۔ یہان کا پولیسمین سر سے پاؤن تک سیاہ پوش ہے۔ اور تلاش کر کے اتنا لمبا آدمی بھرتی کیا جاتا ہے جو تمام راہ گذرون سے ایک آدہ بالشت تو بلند ہو۔ انہین انگلستان کی آبادی کا انتخاب سمجھنا چاہیئے۔ یہ لوگ عموماً بازارون مین اور خصوصاً چوک مین تعین ہوتے ہین۔ اور لوگون کو بڑے اخلاق سے رستہ بتلاتے ہین۔ اور چونکہ اس بارونق شہر کے چوکون مین بے اندازہ گاڑیان گزرتی ہین۔ اسلئے پولیسمین چوک مین ایک جگہ کھڑا ہو کر اشارہ سے ایکطرف کی گاڑیون کو روک دیتا ہے۔ تو دوسری طرف کی گاڑیان اور آدمی گذرنے لگتے ہین۔ اور جب ادھر کی بھیڑ کم ہو جاتی ہے تو اتنے مین دوسری طرف بھیڑ لگ جاتی ہے۔ اور پھر اشارہ سے پولیسمین اونکو گذرنیکی اجازت دیتا ہے۔ بعض بڑے بڑے چوکون مثل پیکڈلی سرکس۔ لڈگیٹ سرکس۔ بینک سرکس مین تو یہ نظارہ صبح سے لیکر شام تک ہر دم جاری رہتا ہے۔ اگر پولیسمین یہ کام نکرین تو ایکطرف کی گاڑیون اور پیدلون کے گزرنیکی تو نوبت ہی نہ آئے۔ ایمپیشن ہوس کی قریب بینک کی سرکس مین بھیڑ کی کثرت کی وجہ سے ایک زیر زمین راستہ بنا دیا گیا ہے جس کا منہ چار پانچ بازارون کیطرف کھلا ہے چونکہ اس چوک مین ہر طرف سے بھیڑ زیادہ رہتی ہے اسلئے لوگ عموماً سیڑھیون سے نیچے اتر کر دوسری طرف بازار مین جا نکلتے ہین۔ یہ دراصل نئی زیر زمین برقی ریلوے کا ایک سٹیشن ہے۔ یہ ریل ابھی ہفتہ مین جاری ہوئی ہے کہ جس مین مین لنڈن مین پہونچا تھا صرف دو پینی (دو آنہ) دینے سے اسکے دس بارہ سٹیشنون سے جہانتک جانا چاہو جا سکتے ہو۔ پہلی بذریعہ لفٹ کے تمہین زمین سے بہت نیچے (شاید ۴۰ گز سے کیا کم گہرائی ہوگی) لیجاتے ہین۔ وہان جاکر ایک بہت فراخ پلیٹ فارم ہے۔ ہر پانچ چار منٹ مین ایک نفیس اور ستھری گاڑیون کی ٹرین برقی انجن کے ذریعہ سے آتی ہے۔ اور آدہ منٹ سے بھی کم عرصہ مین اترنیوالے مسافر اتر جاتے ہین۔ چڑھنے والے چڑھ جاتے ہین۔ گاڑی زمین کے نیچے ایک اور سوراخ مین گھس جاتی ہے۔ یہ کیسی عجیب بات ہے تمام لنڈن اوپر آباد ہے۔ دریائے ٹیمز اوپر سے بہتا ہے۔ اور تم جس گاڑی مین سوار ہو وہ نیچے سے جا رہی ہے پہلے زیر زمین ریلوے کے انجن کے دھوئین سے مسافرون کو تکلیف بہت ہوتی تھی۔ مگر اب اس لائین مین بڑا آرام ہے۔ شہر لنڈن (اور پیرس۔ برلن اور ویانا کا بھی بمدارج یہی حال ہے) کی مکانات کے نیچے جگہ کھوکھلی ہو رہی ہے پہلے تو تمام بڑے بڑے مکانات کے نیچے تہ خانے ایک یا دو منزلون کی ہین جن مین غریب لوگ آباد ہین اور سامان گودام کی قسم کا بھرا ہوا ہے۔ دوسرے زیر زمین ریلون نے جگہ کھوکھلی کر رکھی ہے۔ تیسرے پانی کی نلون گاس کی نلون اور خدا جانے اور کس کس قسم کے نلون سے زمین کھوکھلی ہو رہی ہے۔ سڑکون پر پتھر کی اینٹون لکڑی کی اینٹون۔ کنکر اور سفالٹ کا فرش ہے۔ سفالٹ کو پگھلا کر زمین پر جمایا جاتا ہے اور پھر وہ پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے۔ ہان لنڈن کے پولیسمین کی تنخواہ سات آٹھ شلنگ یعنی پانچ چھ روپے روزانہ ہے۔ بجائے کہ ہندوستان کے پولس مین کو چھ سات روپے ماہوار ملتے ہین۔ اس لحاظ سے انکی اوصاف اور لیاقت مین بھی فرق ہے۔ لنڈن کا پولیسمین پورا جنٹلمین ہے۔ اوسکا یہ بھی فرض ہے کہ لوگون کو رستہ بتلائے۔ اور دنیمین ہزارون لوگ اوس سے رستہ پوچھتے رہتے ہین مگر وہ اکتاتا نہین۔ نیز لنڈن مین پندرہ ہزار پولیسمین متعین ہین۔

لنڈن کا اتوار بھی دلچسپ نظارہ ہے۔ پہلے اتوار کو مین مکان سے دن بجے صبح کے باہر نکلا تو بازارون کو سنسان پایا۔ دوکانین سب بند کر دیجاتی ہین۔ یہانتک کہ کھانیکی رسٹارنٹ اور میوہ کی دوکانین بھی بند ہو جاتی ہین۔ جو ایک بجے دوپہر کے بعد دینے عبادت کا وقت ختم ہو جانیکے بعد کھلتی ہین۔ مگر کھانیکے سوا باقی سب دوکانین اتوار کو قانوناً بند رہتی ہین۔ بلکہ ڈاک کی تقسیم بھی اتوار کو بند رہتی ہے۔ اور ریلین بھی ایک بجے تک نہین چلتین۔ (باقی آیندہ) +

ایک دوائی خانہ کا واقعہ: مسٹر سی آر گریڈن دوا فروش اٹھاریو نیویارک بیان کرتے ہین کہ پچھلی سردیون مین ایک عورت میری دوکان پر آئی اور اوسنے کھانسی کی ایک دوائی مانگی جو میرے خیال مین نہ تھی وہ مایوس ہو کر مجھ سے پوچھنے لگی کہ تم کسی کھانسی کی دوائی کی سفارش کر سکتے ہو۔ مین نے کہا کہ مین چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی کی سفارش کر سکتا ہون۔

Chamberlain's Cough Remedy

اسکو ایک شیشی لیجاؤ اور اسکا استعمال کرو۔ اگر تمہین فایدہ نہ ہوا تو بوتل لوٹا لانا مین تمہین قیمت پھیر دونگا ایک دن کے بعد وہی عورت ایک سہیلی کو ساتھ لیئے آئی جسے کھانسی کی دوا کی ضرورت تھی اور اوسنے کہا کہ تم ہی چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی خرید دو مینے اس دوائی کا یہ واقعہ بہت ہی اچھی سفارش ہے +

یہ دوائی فیروز الدین دوائی فروش انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

طرای لہ ٹھر کلرک عدالت ضلع سنٹرل آئیوا: بیان کرتے ہین کہ مین کہیرے کہانے کے باعث ہیضہ مین مبتلا ہو گیا۔ اور مین دفعات ناقابل بیان جان کنی مین مبتلا رہا۔ مینے خیال کیا کہ مین یقیناً مر جاؤنگا۔ اور کوئی دوا جن پر دوائین استعمال کین۔ مگر کچھ فایدہ نہ ہوا۔ مینے چیمبرلین کی تو لنج ہیضہ اور اسہال کی دوائی

Chamberlain's Colic, Cholera & Diarrhoea Remedy

منگائی اور تین خوراکون سے بالکل اچھا ہو گیا +

یہ دوائی

شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

مشاہیرِ اسلام

ملا مصلح الدین مرسوی المعروف بخواجہ زادہ کا حال

خواجہ زادہ کے والد یوسف بن صالح تاجر تھے۔ اور تجارت کیوجہ سے نہایت مالدار ہو گئے خواجہ زادہ کے چند بھائی تھے وہ سب تجارت پیشہ تھے خواجہ کا میلانِ طبع تحصیل علوم کیطرف تھا۔ باپ ہر چند اونکو تجارت کیطرف توجہ دلاتا اور ملامتی سے روکتا تھا مگر انکو تجارت کیطرف ذرا میلان نہ تھا۔ باپ نے خفا ہو کر انکا ایک درہم روزانہ مقرر کر دیا تھا۔ اور انکے مقابلہ میں انکے بھائی نہایت عیش و آرام اور خدم و حشم سے رہا کرتے تھے۔ اکیدن انکا والد شیخ شمس الدین سے (انکا حال پہلے وکیل میں شائع ہو چکا ہے) جو عارف باللہ تھے ملنے گیا اولاد بھی ساتھ تھی۔ اونہوں نے خواجہ زادہ کے بھائیوں کیطرف اشارہ کر کے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا میرے فرزند ہیں۔ پھر خواجہ زادہ کیطرف جو میلے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہنے تھے اشارہ کر کے پوچھا یہ کون ہے۔ کہا یہ بھی فرزند ہے۔ پوچھا یہ اس حالت میں کیوں ہے۔ کہا انہی میرے طریق کو چھوڑ دیا ہے۔ اسلیئے میں نے نظر سے گرا رکھا ہے شیخ تاجر کو بھی بھایا۔ مگر اونکی نصیحت بھی کارگر نہ ہوئی۔ وہ اٹھکر چلا گیا تو شیخ نے خواجہ زادہ کو قریب بلایا۔ تسلی دی۔ اور فرمایا کہ اصل ایسی ہے چیز تو چلتا ہے۔ اطمینان رکھ۔ خدا تجھے اس رتبہ پر پہونچائیگا کہ تیرے بھائی تیری خدمت کرینگے۔

طالب علمی میں انکی یہ حالت تھی کہ کتاب نہ خرید سکتے تھے۔ دی کاغذوں پر اپنا سبق کسی جماعت کی کتاب سے نقل کر کے لکھ لیتے۔ اسی تنگی و ترشی کے ساتھ اونہوں نے معتدبہ علم حاصل کر لیا۔ پھر ابن قاضی اباملوخ کیخدمت میں اصول و معانی و بیان کی تکمیل کی۔ پھر مدرسہ سلطانیہ بروسا میں حضرکباب سے استفادہ کیا۔ اور اکثر علوم کو بہ تکمیل پہنچایا۔ استاد انکا نہایت اکرام کرتے اور اونکو عقل سلیم سے مخاطب کرنے لگا۔ ایک وزیر ملا حضرکباب نے انکی سلطان مراد خان کے پاس سفارش کی۔ سلطان سفر کو تیار تھا۔ سردست انکو قصبہ کستل کا قاضی مقرر کر دیا۔ اور سفر سے واپس ہو کر مدرسہ اسدیہ کا انتظام انکے سپرد کیا گیا۔ اوسوقت انکی تنخواہ بیس درہم روزانہ تھی۔ یہاں چھ برس رہے اور تنگدستی کے ساتھ گزران کرتے تھے۔ اسی جگہ اونہوں نے شرح مواقف کو حفظ کر لیا تھا جب سلطان محمد خان تخت نشین ہوا۔ اور علماء نے دیکھا کہ تحصیل علم کیجانب سلطان کی توجہ ہے تو دور دور سے چلکر سلطان کے پاس پہونچے۔ خواجہ زادہ نے بھی قسطنطنیہ کا ارادہ کیا۔ مگر بوجہ تنگدستی سامانِ سفر کا انتظام نہ کر سکے۔ انکے پاس ایک ترکی خادم تھا۔ وہ کہیں سے آٹھ سو درہم قرض لے آیا۔ اونہوں نے دو گھوڑے خریدے ایک اپنے لیئے۔ ایک خادم کیلئے۔ اور قسطنطنیہ پہونچے۔ محمود پاشا وزیر سے ملے۔ انہی کہا تم خوب آئے۔ میں سلطان سے تمہارا ذکر کر چکا ہوں۔ میں چلتا ہوں۔ تم بھی آجاؤ۔ اس وقت سلطان کے سامنے بحث علمیہ ہو رہی ہے یہ گئے سلام کر کے بیٹھ گئے۔ سلطان نے وزیر سے دریافت کیا۔ یہ کون ہے۔ کہا خواجہ زادہ۔ سلطان باخلاق پیش آیا خواجہ زادہ نے دیکھا کہ سید علی اور ملا زیرک بحث کر رہے ہیں۔ یہ سید علی کیجانب ہو گئے۔ سید علی تو ٹھکر چلے گئے پھر بحث انہی کے درمیان رہ گئی۔ حتی کہ ملا زیرک کو اونہوں نے خاموش ہونے پر مجبور کر دیا۔ اور سلطان نے بھی انکو کہہ دیا کہ تمہاری گفتگو کچھ نہیں۔ زین بعد سلطان نے ملا زیرک و سید علی کو تو انعامات عطا فرمائے اور انکی نسبت کچھ حکم نہ دیا۔ یہ بات بیچ میں بہرے ہوئے واپس آئے۔ خادم لڑ پڑا۔ کہا میاں صاحب اگر آپکو علم ہوتا تو سلطان آپکی عزت بھی کرتا۔ نوکر نے اوس روز کچھ کام نہ کیا۔ پڑ کر سو رہا۔ اونہوں نے گھوڑے کیخبر بھی خود لی اور پھر مغموم و حزین ہو کر ایک درخت کے نیچے جا بیٹھے۔ اتنے میں افسر سلطانی خواجہ زادہ کا خیمہ دریافت کرتے ہوئے کمپ میں نظر آئے۔ ان افسروں کا خیال تھا کہ دیگر علماء کیطرح وہ بھی کسی خیمہ میں ہونگے۔ لیکن ایک شخص نے اونہیں بتلایا کہ وہ شخص جو زیر سایہ درخت بیٹھا ہے خواجہ زادہ وہی ہے۔ وہ آئے انکو سلام کیا۔ پوچھا خواجہ زادہ آپ ہی ہیں کہا ہاں۔ وہ بولے کیا آپ ہی ہاں کہا مدرسہ اسدیہ کے معلم آپ ہی ہیں کہا ہاں۔ پوچھا ملا زیرک کو آپنے آج ساکت کیا ہے؟ کہا ہاں۔ پھر تو وہ آگے آئے اور انکے ہاتھ پر بوسہ دیکر کہا کہ سلطان نے آپکو اپنا استاد مقرر فرمایا ہے پہلے تو میں سمجھا کہ یہ تمسخر کرتے ہیں۔ لیکن اسوقت میرے لیئے خیمہ لگایا گیا۔ سواری کیلئے گھوڑے خدمت کیلئے خادم۔ لباس کیلئے قیمتی پوشاکیں موجود۔ یکایک سائیس گھوڑا تیار کر کے لایا کہ حضور کو سلطان معظم کیخدمت میں چلنا چاہیئے۔ خواجہ زادہ ذرا سنبھلے میں کہ ترک غلام اب تک سو رہا تھا میرے پاس جا کر بلایا کہا اوٹھ اور دیکھ کہ میری کیا شان ہے۔

خادم نے آنکھیں تو نہ کھولیں۔ مگر جواب میں کہا مجھ سونے دیجئے میں آپکی شان دیکھ چکا ہوں۔ میں اوسے اوٹھنے پر مجبور کیا۔ وہ دیکھکر ہکا بکا ہو گیا۔ کہا کیا بات ہے۔ میں نے کہا کہ میں خاص معلم سلطانی ہو گیا۔ خادم نے انکے ہاتھ پر بوسہ دیا اور تقصیر خدمت کی معافی کا خواستگار ہوا۔ خواجہ زادہ کے پاس علاوہ دیگر سامان کے دس ہزار درہم نقد بھی خزانہ سلطانی سے آچکے تھے۔ اونہوں نے سب سے پہلے خادم کا قرض اتارا۔ پھر سلطان کیخدمت میں گئے سلطان نے فہمائش کی۔ اور اونہوں نے اسکی ایک شرح بھی لکھی۔ انکی تقرب کا یہ حال ہو گیا کہ وزیر اعظم بھی اوپر حسد کرنے لگا۔ ایک روز اوسنے سلطان سے کہا کہ خواجہ زادہ قاضی عسکر ہونا چاہتے ہیں۔ سلطان نے کہا وہ ہمارے پاس سے کیوں دور جانا پسند کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا معلوم نہیں مگر اون کا منشا یہ ضرور ہے۔ ادھر اوسنے کہا کہ سلطان نے آپکو قاضی عسکر مقرر فرمایا ہے۔ اونہوں نے کہا کہ میں پسند نہیں کرتا۔ کہا سلطان حکم دیچکے ہیں۔ اونکو کام سنبھالنا پڑا۔ اوس وقت انکا والد زندہ تھا جب اوسنے سنا کہ خواجہ زادہ قاضی عسکر ہو گئے ہیں۔ اوّل تو اوسنے اعتبار نہ آیا۔ اور جب صحت خبر یقینی ہو گئی تو بروسا سے اور نہ اقربا فرزند کو دیکھنے کے لیئے آیا۔ انکو خبر ہوئی تو استقبال کیلئے نکلے۔ شہر کے جملہ علماء اور علماء وافد بھی ساتھ تھے جب تاجر کی نظر پسر پڑی تو پوچھا کہ یہ سامنے کیسا انبوہ ہے۔ لوگوں نے بتلایا کہ آپکا فرزند آپکے استقبال کو آیا ہے۔ کہا وہ اس منصب تک پہونچ گیا۔ بولے ہاں۔ غرض جب وہ قریب پہونچے۔ تو خواجہ زادہ گھوڑے سے اترے اور اوسنے انکے والد بھی۔ دونوں خلگیر ہوئے۔ باپ نے عذر تاسف کیا۔ کہ میں تمہاری کچھ تربیت نہ کی وہ بولے نہیں اگر آپ مجھ زر و مال عطا فرماتے رہتے۔ تو میں اس منصب تک نہ پہونچتا۔ اونہوں نے اپنے والد کو سلطان کے سامنے پیش کیا۔ اور سلطان نے اوسے شرف دست بوسی عطا فرمایا۔ پھر خواجہ زادہ نے ایک بڑی دعوت دی جسمیں جملہ اکابر و علماء کو مدعو کیا۔ اس دعوت میں اس قدر اکابر آئے کہ انکی بھائیوں کو کمرہ میں نشست کیلئے جگہ نہ ملی وہ خدام کی جگہ کھڑے ہو گئے۔ خواجہ زادہ نے یہ دیکھکر کہا کہ عارف باللہ شیخ شمس الدین کی دعا پوری ہو گئی۔ بعد ازیں سلطان نے انکو مدرسہ سلطانیہ بروسا کا اہتمام سپرد کیا۔ انکو نہاد سلطان ہونیکا ناز تھا۔ نہ قاضی عسکر ہونیکا غرور۔ مگر اس مدرسہ کے مہتمم ہونیکا فخر ہمیشہ کیا کرتے تھے (اس سے اوس مدرسہ کی وقعت کا اندازہ کرنا چاہیئے) اوسوقت انکو ۵۰ روپیہ روزانہ ملتے تھے۔ اور عمر صرف ۳۴ سال کی تھی۔ پھر قاضی اور نہ پھر قاضی قسطنطنیہ کئے گئے۔ ملا عداری کا قول ہے۔ کہ انکا منصب قضاء پر امور ہونے رہنا مصیبت پر مصیبت تھی۔ اگر وہ ان جھگڑوں میں نہ پڑتے۔ تو انکے علم و فضل کے نتائج (تصنیفات) کو دیکھ کر بڑے بڑے علماء دنگ ہو جاتے۔

قسطنطنیہ میں محمد پاشا وزیر ہو چکا تھا جو سید علی کا شاگرد تھا۔ اور اسی لیئے خواجہ زادہ سے خوشی نہ تھا۔ سلطان سے کہہ دیا کہ خواجہ زادہ یہاں کی آب و ہوا کو پسند نہیں کرتے۔ آب و ہوا ازنیق کی تعریف کرتے ہیں سلطان نے کہا بہتر۔ وہاں کی قضاء اور مدرسہ کا اہتمام انکے سپرد کیا جاوے۔ یہ بہ تعمیل حکم ازنیق آگئے چند روز کے بعد مستعفی ہو گئے۔ اور عذر کیا کہ اشغال علمیہ میں بہت حرج واقع ہوتا ہے۔ مستعفی ہو کر ایک روز محمد پاشا وزیر اعظم کو ملنے گئے۔ شہر میں جس قدر علماء اور سلطانی مدارس کے مہتمم تھے سب پاپیادہ ساتھ تھے۔ اور یہ خچر پر سوار۔ وزیر یہ ٹھاٹھ دیکھکر حیران ہو گیا۔ مسند چھوڑ کر سامنے بیٹھ گیا۔ یہ صدر میں بیٹھے جملہ علماء ازراہ ادب کھڑے رہے کیونکہ سب اونکے شاگرد تھے جب یہ واپس چلے گئے تو وزیر نے کہا کہ میں انکی عزت کیا کم کر سکتا ہوں جو منصب کے ساتھ نہیں بلکہ انکے علم سے تعلق رکھتی ہے۔

سلطان بایزید خان نے انکو بلکر سلطانیہ بروسا کا مہتمم مقرر کر دیا تھا۔ اوسوقت انکو سو روپیہ روزانہ ملتے تھے۔ یہاں انکے دست راست کو کچھ آسیب ہو گیا۔ اسلیئے دست چپ سے لکھا کرتے پھر مفتی بروسا مقرر کئے گئے۔ عادت یہ تھی۔ کہ جب تک کتابیں نہ دیکھ لیتے فتویٰ نہ لکھتے۔ اگر ایک مسئلہ میں دو دفعہ بھی لکھنا پڑتا۔ تو دونوں دفعہ کتابیں دیکھتے۔ کہا کرتے کہ اگر میں سستی کرنے لگوں تو عادت تحقیق نہ رہے کہا کرتے۔ کہ جب جواب مسئلہ مجھے کتب میں نہیں ملتا۔ تو سائل سے جواب لکھ دیتا ہوں۔ یا اگر مسئلہ کی چند صورتیں ہوتی ہیں۔ تو انمیں سے ایک کو ترجیح دیدیتا ہوں۔ اور پھر کبھی نہ کبھی مجھے لکھا ہوا ملجاتا ہے کہ یہی صحیح ہے یا اسی پر فتویٰ ہے۔ کہا کرتے تھے کہ اس فہم سلیم کیوجہ سے مجھے اپنے معاصرین پر امتیاز ہے۔

ملا جلال الدین محقق دوانی نے انکی کتاب التہافہ کو دیکھکر کہا تھا کہ میں بھی اسپارہ میں کچھ لکھنا چاہتا تھا۔

لیکن اسکے مقابلہ مین ضرور مجھی ہنسی مین اُڑایا جاتا۔

غرائب اتفاق مین سے یہ ہے کہ اونہون نے حکم سلطانی سے شرح المواقف پر حاشیہ لکھنا شروع کیا۔ مباحث الوجود کے اثناء مین انکا انتقال ہوگیا۔ ملا بہاؤالدین انکے شاگرد اوس مسودہ کو صاف کرنے لگے۔ اونکا بھی اختتام مسودہ کے بعد انتقال ہوگیا جس لفظ پر یہ ناتمام مسودہ ختم ہوتا تہا وہ لایلیم المطلوب تہا۔ خواجہ زادہ کہا کرتے تھے کہ مباحث علمیہ مین میرے جیسا ڈرپوک اور کوئی نہین۔ پوچھا گیا یہ کس طرح۔ کہا جب تک مطالعہ نہ کیا ہو تو میرے جیسا کوئی ڈرپوک نہین۔ اور جب مطالعہ کرلون تو میرے جیسا کوئی نڈر نہین

۸۹۳ ہجری مین وفات پائی۔ روسیہ مین دفن ہوئے۔ انکے دو فرزند تھے۔ ایک تکمیل علم کے بعد قاضی کتل ہوگئے تھے۔ یہ ملازمت چھوڑ کر رغبت تصوف ہوگئے۔ دوسرا عنفوان شباب مین ہی اپنی بہت سے قابلیتون کو لیئے ہوئے خاک مین جا چھپا۔

انکے حال سے ناظرین کو یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہیئے۔ کہ تجارت منافی علم ہے۔ گزشتہ زمانہ کی بحث چھوڑ کر زمانہ حال کا تو یہ حال ہے کہ بغیر علم کے تجارت ہو ہی نہین سکتی۔ آجکل تجارت مین جس قدر عزت و اقتدار ہے وہ اس مختصر فقرہ سے بخوبی آشکار ہو سکتا ہے۔ کہ بڑی سی بڑی سلطنت کی عزت و اقتدار کا اندازہ اسکی رعایا کی تجارت کی وسعت پر کیا جاتا ہے۔ اور جس قدر زیادہ کسی ملک کی تجارت ہے۔ اوسیقدر وہ تہذیب و شائستگی تمدن و تمول مین بالاتر ہے۔ (قاضی محمد سلیمان عفی عنہ۔ سپیشل مجسٹریٹ۔ از ہڑیا یہ)

سنوڈون کی نصف بلندی پر پہاڑی راہنما کا بچنا۔

اخبار نارتھ ویلز آبزرور مین سنوڈون کے ایک راہنما کے ساتھ ایک مزیدار گفتگو شائع ہوئی ہے۔ رپورٹر لکھتا ہے کہ میرا ارادہ ینسون لینبرس کا تہا۔ جہان مسٹر جان ہمفرے جو زندہ تہا ہے مسٹر جونز نے کہا کہ اب مین سنوڈون کی نصف بلندی پر اس ہوٹل کا مالک ہون۔ اور کئی سال سے اسی کام مین ہون مگر گزشتہ زمانہ مین مین بطور راہنما کے کام کرتا تہا۔ لیکن اب مین ۶۳ سال کا ہوگیا ہون اسلیئے مینے وہ کام ایک حد تک چھوڑ دیا ہے۔ گزشتہ تیس سال مجھے ذرا سی تکلیف یا درد نہین ہوئی۔ مگر پچھلی سردیون کے شروع مین ایکدن سہ پہر کو بازار مین آتے آتے میرے پہلو مین ایک درد اٹھا۔ مین جون تون کرکے ایک دوست کے گھر پہونچا۔ اور وہان ایک پلنگ پر تین چار گھنٹے پڑا رہا۔ تہوڑا آرام کرنیکے بعد سٹیشن تک جانے کے لائق ہوگیا۔ لیکن جب مین لینبرس مین پہونچا۔ تو مجھ مین کچھ باقی نہ رہا جب مین گھر پہونچا تو گھر والے مجھے دیکھکر گھبرا گئے میرے دائین پہلو کا درد بڑہ گیا۔ اور سب دیکھتے تہے کہ مجھے تشنج ہوگیا ہے۔ ایک ڈاکٹر نے مجھے دیکھا اور دوائی دی۔ لیکن میری حالت اور بھی بری ہوگئی۔ اور جلدی مین ہزیان بکنے لگا۔

مین روز بروز بدتر ہوتا گیا حتی کہ میرے داماد نے مجھ سے ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز کہانے کو کہا۔ پہلی بکس سے مجھے فائدہ معلوم ہوا۔ مین نے کل پانچ بکس کہائے۔ مگر آخری بکس کے ختم کرنے سے پہلے مین پہلے کیطرح تندرست ہوگیا۔ ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز فارمیل پیپل نے ایک ہفتہ مین مجھے تندرست کر دیا۔ اور روزانہ چھ میل چلکر اپنے کام پر جاتا ہون۔

ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز سے تمام امراض رفع ہوجاتے ہین۔ جو ضعف اعصاب اور کثرت محنت سے یا گرم ملکون مین رہنے سے پیدا ہوئے ہون۔

مثلاً گلبر کی شکایات اور میسریا اور دیگر بخارات کے بعد کا ضعف۔ خدر۔ لوکو موٹر اٹاکسی (آخر الذکر کو تو عام ادویہ سے کبھی صحت ہی نہین ہوتی) عرق النساء۔ رعشہ۔ امراض نخاع۔ سردرد عصبی۔ امراض قلب اور وہ امراض جو خون کی کمی اور کمزوری سے پیدا ہوتی ہین۔ مثلاً انیمیا۔ دق۔ سوء ہضم مفاصل۔ بدہضمی۔ دم پیچش۔ اخناق الرحم زنانہ امراض۔ چہرے کی زردی اور دبلاپن۔ (یہ گولیان بنائی تو زن و مرد ہر دو کے لیئے ہین مگر عورتون کے امراض مخصوصہ مین بہت مفید ہین) تمام معزز دوا فروش بحساب عمانی ڈبیہ یا چھ ڈبیہ ۱۵/ کو فروخت کرتے ہین۔ انکی بجائے اور دوا جو اکیلی یا بند بکتی ہو بالکل نکمی ہے +

صودر دتنسی ۲۰ کالبادیوی روڈ بمبئی ۵۸ کینگ سٹریٹ کلکتہ تمام ہندوستان۔ برما اور لنکا مین ڈاکٹر ولیم میڈیسن کمپنی کے ایجنٹ ملین +

وکیل کی نسبت عام رائے

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل زاد عنایتہ السلام علیکم جزاک اللہ خیرا۔ اخبار وکیل مین ایک مضمون متعلق حجاز ریلوے بجواب مضمون ایک مصری اخبار کے (جسکا مالک عیسائی ہے) اور نیز بجواب حاجی مصطفے خانصاحب و قاضی عزیز الدین صاحب نگاہ سے گذرا۔ واقعی امر یہ ہے کہ ایڈیٹر اخبار وکیل کی جسقدر توصیف کیجائے اوسکا بلکہ اوس سے زیادہ کا وہ مستحق ہے۔ ہر فقرہ اوسکا موتیون سے تولنے کے قابل ہے۔ ایڈیٹر سابق کی علیحدگی سے گویہ خیال پیدا ہوا تھا کہ شاید اسکا اثر اخبار کی حقیں اچھا نہو مگر ماشاء اللہ۔ سالی کہ نکوست از بہارش پیدا۔ باعتبار صفائی و عمدگی کاغذ و زیادہ تر باعتبار مضامین کے اخبار کی کایا پلٹ ہوگئی۔ چشم بد دور۔ خداوند تعالیٰ روز افزون ترقی عطا فرماوے۔ ایڈیٹر اخبار وکیل نے کوئی بعینہ حاجی صاحب و قاضی عزیز الدین صاحب کی تحریر کی جواب کا اوٹھا نہیں رکھا اور خوب ہی اونکی قلعی کھولی ہے۔ خداوند کریم ایڈیٹر اخبار وکیل کو جزائے خیر عطا فرماوے کہ ایسے مغالطہ میں ڈالنے والے مسلمانونکے خیالات کی قلعی کھولتا ہے۔

راقم۔ محمد صادق علی از قنوج

مخدومی شیخ صاحب السلام علیکم۔ آپکا اخبار یکم اکتوبر سنہ حال سے ایسا معلوم ہوتا ہے، گویا کوئی عالی مرتبت امیر غسل صحت فرماکر جدید اور پرشوکت و اجلال خلعت زیب تن کرکے تمکنت و وقار کی زرین کرسی پر جلوس فرما ہے اور چاطرف سے صدائے تہنیت اور نغمۂ مبارکباد گونج رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی حاذق حکیم نے اسکا مرض فوراً پہلی ہی ملاقات مین تشخیص کرلیا اور کسی نسخہ اکسیر سے اوسکا اسطرح پر مداوا کیا کہ صرف ازالہ مرض مزمنہ پر ہی اکتفا نہین کیا بلکہ اوسکو ایسی طاقتی کھلائی کہ اوسکا سب ضعف دور کرکے اوسکو قوی تن کر دیا۔ اور اوسکا کھویا ہوا شباب بھی اوسکو عنایت فرمایا۔ خدا ایسے حکیم کو دیر تک سلامت رکھے جو اس قومی جوان کی ہر وقت خبر گیری پر مستعد و آمادہ ہے۔ براہ مہربانی مجھکو پرائیویٹ خط کے ذریعہ سے مطلع فرماویں کہ کیا آپ کی ذات کے سوائے کوئی اور ایسا حکیم اسکا معالج ہوا ہے یا یہ آپکی ذات کا کرشمہ ہے۔ خیر بہرنوع کوئی صاحب ہون اونکی دم عیسوی کا یہ اثر ہے کہ آپکے اخبار کی قالب بیجان مین جان آئی اور چلک آپکی اور اوس حکیم حاذق کی نہایت مشکور ہے۔ سلطان المعظم کی جوبلی کا مضمون ایسا نہین ہے کہ سرسری نظر سے اوسکی متانت کی داد دیجاوے۔ ماشاء اللہ۔ رباعی جو سر مضمون پر درج ہے اسی مضمون کیلئے مصنف نے تصنیف فرمائی تھی۔ اور اس سے بہتر اوسکی چسپان کرنیکا کوئی موقع نہین تھا۔ تمہید مین وہ کمال دکھایا ہے کہ سوائے احسنت اور مرحبا کے اور کیا کہا جاوے۔ سرخیات کی تقسیم اور اونکا طرز بیان ایسا ہے کہ گویہ شادی سے وہ مضمون تر بتر ہو رہا ہے۔ حجاز ریلوے کے مضمون مین حاجی صاحب علیگڈہی اور مولوی عزیز الدین صاحب کے اور ایڈیٹر اخبار مقطم کے وہ دندان شکن جواب ہین کہ اگر صاحبان موصوف غیرت کو کام فرماوین تو آئندہ ایسی مزخرفات سے پہلے کے وقت کو ضائع نکرینگے۔ آپ اس میری ناچیز خط کو اپنے اخبار مین چھاپ سکتے ہین۔ لیکن میری سوال کا جواب آپ بذریعہ پرائیوٹ خط کے عنایت فرماوین۔ زیادہ والسلام۔ آپکا نیازمند۔

ڈیر ایڈیٹر! سابق ایڈیٹر کی علیحدگی کیوقت میرا خیال تھا کہ وکیل کی چال مین شاید کچھ فرق آجائے لیکن آپنے یہ ہی نہین کی سابقہ انداز کو قایم رکھا بلکہ اوسمین لازمی اضافہ بہی کیا ہے۔ اخبار کی عبارت کو سلیس کر دیا ہے اور مضامین کچھ کم علمیہ کی ہرگز نہین ہین۔ مین وکیل کے خریدارونکو مبارکباد دیتا ہون کہ اونکو جیسا ایڈیٹر ملنا چاہیئے تھا ویسا ملگیا۔ اب وکیل کی حالت پیشتر سے بھی اچھی ہے۔ اور امید ہے کہ روز بروز ترقی کریگا۔

آپ مجھپر یہ چھیتی الزام لگائینگے کہ مین ایڈیٹرون کا ریویو کرتا ہون۔ نہین یہ بات نہین ہے بلکہ مین حق بات کہتا ہون۔ میرے دل مین یہ بات کئی ہفتے سے گدگدا رہی تھی کہ ایک حق بات کہہ ڈالون۔ فقط

آپکا شیدا! بنارس شاد صوفی ایڈیٹر جامع العلوم

جناب منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب تدبر کاتہ! السلام علیکم۔ گو مجھسے آپ واقف نہین مگر مین آپکا دلی خواہ ہون اور میرے والد ماجد آپکے اخبار گوہر بار کے خریدار ہین۔ حجاز ریلوے کے بارہ مین جسمین پرزور مضامین آپنے درج اخبار فرمائے ہین کونسا مسلمان ہوگا جو اوسکا معاون و مدد گار نہو۔ اور ریلوے موصوفہ کے چندہ مین شامل ہونیکو اپنے لیئے باعث فخر نہ سمجھے جو کچھ آپ اپنے اخبار مین اس چندہ کے متعلق ارقام فرماتے رہے ہین اس سے عام جماعت مسلمانان آپکو بڑی وقعت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور سچ پوچھئے تو بہت سے لوگ آپکی ہی بدولت اس کار خیر مین شریک ہوئے۔ اگرچہ ان معاملات مین اس چھوٹے سے قصبہ کا عدم وجود برابر ہے مگر خدا کی عنایت و کرم سے توقع ہے کہ یہان سے بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہو جائیگا۔ مین اس

محاربۂ چین

لنڈن ۱۹- اکتوبر- لی ہنگ چنگ اور پرنس چنگ نے سفرائے دول یورپ کے نام ایک متکبرانہ مراسلہ بھیجا ہے جسمیں اونھوں نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ چین تاوان جنگ ادا کریگا بشرطیکہ فوجیں واپس لی جائیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ صلح کی سلسلہ جنبانی اس شرط پر شروع ہوگی کہ کشت وخون کو بالکل بند کردیا جائے- فرنچ سفیر نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ جبتک قتل عام کے سرغنے اپنے کیفر کردار کو نہ پہنچ لینگے جنگ جاری رہیگی- ایم- ڈی جیرز سفیر روس نے لی ہنگ چنگ سے ایسا ہی پیکن کو واپس آرہا ہے- بوکسر مقام منچو میں انتہا درجہ کی تباہی مچا رہے ہیں جنکا مضمون یہ ہے کہ لی ہنگ چنگ پورپینوں کو مقابلہ کا از سر نو اہتمام کرنیکی خاص غرض سے شمال کیجانب آگیا ہے- بعد کی تار برقی مظہر ہے کہ فرانسیسی فوج نے ۱۵ ماہ حال کو پاؤ ٹنگفیو پر بلا کسی لڑائی جھگڑے کے قبضہ کرلیا- سفرائے دول خارجہ مقیمہ شانگہی نے کمانڈر دوالے کی اس فوجی کارروائی پر اعتراض کیا جو اون سے حدود انتظام کے باہر تاخت وتاراج کرنے میں ظاہر ہوئی- جرمنی وانگلستان کی فوجیں شانگہی سے واپس پھر رہے ہیں-

۲۰- اکتوبر- برٹش افواج کرنیل کیمپبل کی زیر کمان ۱۶- تاریخکو مقام چانگ چیاؤ میں پہنچیں- چینی بھاگتے پھرتے ہیں- ٹنٹسن میں جرمنوں میں بڑی بیماری پھیل رہی ہے- روزموتیں ہوتی ہیں- امریکہ والی چینی تجاویز کو ٹھیک نہیں سمجھتے- برٹش بریگیڈ ۴ ٹنٹسن میں پہنچگیا ہے-

لنڈن ۲۰- اکتوبر- کونٹ ہٹیز فلڈ سفیر جرمن اور لارڈ سالسبری نے ۱۶ ماہ حال کو ایک عہدنامہ پر دستخط کئے جسکی رو سے چینی بندرگاہیں تمام ممالک کی تجارت کیلئے آزاد اور کھلی رہینگی- دونوں گورنمنٹیں اقرار کرتی ہیں کہ چین کی موجودہ مشکلات اور پیچیدگیوں سے ملک گیری کا کوئی فائدہ نہیں اٹھائینگے اور اپنی پالیسی سلطنت چین کی حفاظت کیطرف مائل رکھینگے- اور اگر کوئی دوسری طاقت ان پیچیدگیوں سے ملک گیری کا فائدہ اٹھانا چاہیگی خواہ وہ فائدہ کیسا ہی ہو اور کسی صورت میں کیوں نہ ہو اس حالت میں یہ دونوں گورنمنٹیں اپنی حفاظت کے متعلق جیسا موقع ہوگا مناسب سمجھ کر کرینگی- گورنمنٹ برطانیہ وجرمنی دیگر دول یورپ کو بھی اس بات کی تحریک کرینگی کہ جن اصول پر ان دونوں کا عہدنامہ ہوا ہے اسے وہ سب بھی منظور کرلیں- ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ شانگہی بیان کرتا ہے کہ پرنس تواں اور اسکے رفیق ابھی تک اپنے عہدہ پر ہیں- جنوبی چین میں بڑی بغاوت پھیلی ہوئی ہے- اور یہ بغاوت ٹیپنگ کی بغاوت سے مشابہ ہے لیکن باغی لوگ مشنریوں کو نہیں ستاتے ہیں-

لنڈن ۲۱- اکتوبر- واشنگٹن دارالخلافہ امریکہ میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس (یعنے امریکہ) بھی انگلو جرمن عہدنامہ پر قائم رہیگا کیونکہ وہ امریکہ کی منشا دلی کے مطابق ہے- ولیش فیوزیلیرز اور آرٹلری (توپخانہ) مقیمہ ٹنٹسن واپس ہانگ کانگ کو واپس آتا ہے اور چینیوں کی رجمنٹ وی ہائی وی کو لوٹ رہی ہے-

لنڈن ۲۱- اکتوبر- جدید سفیر جرمن پیکین آگیا ہے ٹنٹسن کی ایک مراسلت سے معلوم ہوتا ہے کہ برٹش اور جرمن اسباب سے خوش ہیں کہ فرانس کے ایک دستہ فوج نے خود بخود پاؤ ٹنگفیو پر قبل از وقت قبضہ کرلیا- اور اسطرح جو مہم بڑی احتیاط کرساتھ تجویز کیگئی تھی اونھیں گڑبڑ ڈالدی-

۲۲- اکتوبر- سر آئی سٹوپکین پہنچگئے ہیں- یہ امر یقینی سمجھا جارہا ہے کہ تمام دول یورپ سے روس کی انگلو جرمن عہدنامہ پر قائم رہینگی- اخبارات جرمن اس عہدنامہ کی بارہ میں مطمئن ہیں اور اسکی نسبت بنظر احتیاط یہ بھی جتاتے ہیں کہ وہ کسی طرح روس کی خلاف نہیں ہے- زار روس نے ایم ڈی جیرز کو ہدایت کی ہے کہ پیکین میں پھر صلح کی بات چیت چھیڑے- بعد کی تار سے معلوم ہوتا ہے کہ پیکین کی ایک مراسلت کی بموجب کونٹ والڈرسی نے کہا میرے خیال میں لڑائی ختم ہوگئی ہے اور امید ہے کہ ہم لوگ جلدی ہی واپس بلائے جائینگے- پیرس ٹائمز کہتا ہے کہ انگلو جرمن عہدنامہ شور ڈالنے والا ہے اور اخبار مذکور کی رائے میں اسکا خیر فقرہ روس کی مخالفت میں ہے- اخبارات آسٹریا کے نزدیک عہدنامہ امن وصلح کی حقیقی مفید ہے اور اس سے مسئلہ چین کی تصفیہ کی امید پیدا ہوتی ہے- اس سے بعد کی تار برقی مظہر ہے کہ اخبارات اس عہدنامہ کو نہایت اہم سمجھتے ہیں- ڈیلی ٹیلیگراف کہتا ہے کہ عہدنامہ برلن کی بعد برٹش ڈپلومیسی کی یہ نہایت نمایاں کامیابی ہے- ٹائمز کہتا ہے کہ یہ عہدنامہ جیسا کہ اسوقت ہے مناسب باضابطہ اور معقول ہے لیکن کوئی شخص نہیں مانیگا کہ جرمنی- انگلینڈ کینجا طرا پنی قدیم پالیسی دربارہ روس کو نظرانداز کریگا- بعد کی تار برقی واشنگٹن (دارالخلافہ امریکہ) سے بیان کیا جاتا ہے کہ قبل اسکے کہ پریزیڈنٹ عہدنامہ انگلینڈ وجرمنی کی کسی شرط پر منظوری دے اسکو لئے یہ لازمی ہوگا کہ اسکی تیسرے فقرہ کا مفہوم ومنشا اچھی طرح سمجھ لے- چینی افسر اسبات کو مانتے ہیں کہ لوانگٹسنگ پر شاہی فوجوں کو شکست ہوئی- یہ امر یقینی ہے کہ ٹرپا ڈلوگ کانٹن پر حملہ کرنیکی تیاریاں کررہے ہیں-

محاربۂ ٹرانسوال

لنڈن ۱۹- اکتوبر- ایک سرکاری مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بوئیروں کا ایک جرگہ ۱۶ ماہ حال کو بوقت ۸ بجے جیگرز فونٹین میں داخل ہوا جہاں انکا برٹش فوج سے مقابلہ ہوا- اس لڑائی میں گیارہ آدمی برٹش کے کام آئے اور بوئیر میں مارےگئے جنمیں کمانڈنٹ بھی شامل تھا- جنرل بلر نے اپنی اومن سپیچ میں جو اونھوں نے میرٹزبرگ میں دی بیان کیا کہ میرے افریقہ آنیکے بعد سر ایولین وُڈ نے بذریعہ تار اجازت چاہی تھی کہ میری ماتحت آنکر جو خدمت ہوسکی بجالائیں لیکن میری ترغیب سے ایک بزدلی ہوتی کہ انہیں خطرہ میں پڑنے دیا جاتا-

لنڈن ۲۰- اکتوبر- مسٹر کروگر کل پانچ بجے صبح کے بمقام جبیل ڈلگوا چکے سے جہاز پر سوار ہوگیا- افواہ ہے کہ جوسفوا جوبرٹ یعنے جنرل جوبرٹ متوفی کا بیٹا بوئیروں کی کچھ تعداد اپنے زیر کمان لیکر ہوئے کو ماٹی پورٹ اور باربرٹن پر حملہ کرنیکی غرض سے بڑھا چلا آرہا ہے- اس سے بعد کی تار برقی مظہر ہے کہ مسٹر کروگر کا خفیہ طور پر جانا اس خوف سے ہے کہ بوئیر پناہگیر اسپر حملہ کر بیٹھیں- ولایت کے اخبارات میں جنرل بلر کی پیٹر میرٹزبرگ والی اسپیچ کے متعلق انکی صاف بیانی اور قابلیت کی بڑی تعریف ہورہی ہے- یورپین اخبارات یہ بھی کہتے ہیں کہ جنرل بلر کی ہموطن انکی ہمت اور مستعدی کی داد دے رہے ہیں خصوصاً اس مردانگی کی باعث جو کولنزو کی لڑائی کی بعد اعلیٰ کمانڈ چھن جانے پر بھی استقلال سے کام لیکر لڑے جانے میں انسے ظاہر ہوئی- اخبارات جنرل موصوف کا یہ عذر تسلیم کرتے ہیں کہ بوئیروں کو ٹال میں روکے رکھنا ضروری تھا- تاوقتیکہ مزید فوج آکر بلوم فونٹین پر دہاوا بولنے کے لائق کافی کمک بہم نہ پہنچ جائے- غرض اخبارات مسٹر کروگر کی سفر یورپ کی نسبت بہت کچھ عقلیں دوڑا رہے ہیں- اور یہ صاف وصریح بات ہے کہ اسکے یورپ پہنچنے پر فرقہ نیشنلسٹ کے لوگ اس موقع کو غنیمت سمجھکر انگریزوں کی مخالفت کا جوش پھیلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑینگے-

لنڈن ۲۱- اکتوبر- بوئیروں کی دستی جو گھومتی پھرتی ہیں اور بار بار دق کرتے ہیں اونکی گوشمالی کو ایک مضبوط کالم جو تھہرز برگ سے بوشن اور کلپ ریور برگ کیطرف روانہ ہوا ہے-

۲۲- اکتوبر- چھوٹے چھوٹے بوئیر دستے جنکے سپاہیوں کی میزان ڈیڑھ ہزار ہوگی بلوم فونٹین کی بارہ میل جنوب مغرب کیطرف حملہ کررہے ہیں اور لائبلی کی مؤید قصبہ میں آن آنکر پناہ لیتے ہیں- بوئیروں کی نسبت سنا جاتا ہے کہ کیمبرلی کی سڑک کی کنارے کنارے مختلف مقامات میں اونھوں نے مورچے قائم کئے ہیں-

۲۳- اکتوبر- اورنج ریور کالونی میں بوئیروں کی چستی بڑھ جانے اور نیوٹرل (جو کسیکے بھی طرفدار نہ تھے) گروہ کا میلان اونکو امداد دینے کیطرف زیادہ ہونیکی وجہ سے فوجی حکام نے یہ ٹھانی ہے کہ لوٹ کھسوٹ مچانیوالی پارٹیوں کی سرکوبی اور انکو نیوٹرل معاونین کی گوشمالی کا انتظام کیا جائے- سر والٹر ہیلی ہچنسن کا تقرر بطور گورنر آف کیپ کے یقینی سمجھا گیا ہے- بعد کی تار سے لارڈ متھون کرڈی منزل طے کرکے زیرسٹ پہنچگئے ہیں- اونھوں نے رستہ میں دشمن کی چھیڑ اور قیدی گرفتار کئے- کرنسٹاٹ کی قریب ایک مقام پر ہاؤنڈ انفنٹری نے بوئیروں کو بھگا دیا- فوری ہمتھ گرین نے ۱۹ کو بوئیروں کا ایک حملہ روک کر اونہیں پسپا کیا- جنرل بارٹن فریڈرک سڈ میں دشمن کا مقابلہ کرنے لگے ہیں اور اوسکو نقصان پہنچا رہے ہیں-

لنڈن ۲۴- اکتوبر- جنرل کیلی کیٹی رپورٹ کرتا ہے کہ جیگرز فونٹین کی باشندوں نے بوئیروں کو امداد دی اور اب اُن قیدیوں کو چھڑا لیا جو پہلے بوئیروں کے ہاتھ گرفتار ہوگئے تھے- جنرل بلر کو اور ہمیں گرفتار کرنیکی دھمکیاں دیتے اور غرفش کرتے ہوئے بوئیر بھاگ گئے- اب صرف چھوٹی چھوٹی پارٹیاں رہگئی ہیں جو شمال کیطرف سے چکر کاٹ کر لوٹتی ہیں- اسوقت جبکہ جنرل بلر انکا تعاقب چھوڑ دیا تھا جنرل فرنچ کی نقل وحرکت کا فوری اثر یہ ہوگا کہ بوئیر ریلوں کی آس پاس سے بھاگتے ہی دکھائی دینگے- پیرس کی ڈیلی وارا اور بارقعت اخبار اس امر کو اچھا نہیں سمجھتی کہ کروگر کے آنے پر کوئی غیر معمولی دھوم دھام کیجائے- ڈیبیٹس نامی ایک رسالہ یہ کہتا ہے کہ دھوم دھام تو بلاشبہ موقع ہوگی مگر مہمان نوازی کے طریق پر مناسب آؤ بھگت کا نہ ہونا آئینہ ضروری ہوگا-

جنرل بلر کو الوداع کہنے کیلئے جو عظیم الشان جلسہ ڈربن (دارالخلافہ نٹال) کے ٹون ہال میں ہوا اسمیں آپنے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ جنوبی افریقہ کو ایک خوشحال اور متحد ملک بنانیمیں کوشش کا کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا جائیگا- کیونکہ اسکے فتح کرنے میں جو ہمارا ڈھیروں نقصان ہوا ہے اسکی تلافی صرف اسیطرح ہوسکیگی-

لنڈن ۲۱- اکتوبر- بوئیروں کی دستی جو گھومتی پھرتی ہیں اور بار بار دق کرتے ہیں اونکی گوشمالی کو ایک مضبوط کالم جو تھہرز برگ سے بوشن اور کلپ ریور برگ کیطرف روانہ ہوا ہے-

۲۲- اکتوبر- چھوٹے چھوٹے بوئیر دستے جنکے سپاہیوں کی میزان ڈیڑھ ہزار ہوگی بلوم فونٹین کی بارہ میل جنوب مغرب کیطرف حملہ کررہے ہیں اور لائبلی کی مؤید قصبہ میں آن آنکر پناہ لیتے ہیں- بوئیروں کی نسبت سنا جاتا ہے کہ کیمبرلی کی سڑک کی کنارے کنارے مختلف مقامات میں اونھوں نے مورچے قائم کئے ہیں-

۲۳- اکتوبر- اورنج ریور کالونی میں بوئیروں کی چستی بڑھ جانے اور نیوٹرل (جو کسیکے بھی طرفدار نہ تھے) گروہ کا میلان اونکو امداد دینے کیطرف زیادہ ہونیکی وجہ سے فوجی حکام نے یہ ٹھانی ہے کہ لوٹ کھسوٹ مچانیوالی پارٹیوں کی سرکوبی اور انکو نیوٹرل معاونین کی گوشمالی کا انتظام کیا جائے- سر والٹر ہیلی ہچنسن کا تقرر بطور گورنر آف کیپ کے یقینی سمجھا گیا ہے- بعد کی تار سے لارڈ متھون کرڈی منزل طے کرکے زیرسٹ پہنچگئے ہیں- اونھوں نے رستہ میں دشمن کی چھیڑ اور قیدی گرفتار کئے- کرنسٹاٹ کی قریب ایک مقام پر ہاؤنڈ انفنٹری نے بوئیروں کو بھگا دیا- فوری ہمتھ گرین نے ۱۹ کو بوئیروں کا ایک حملہ روک کر اونہیں پسپا کیا- جنرل بارٹن فریڈرک سڈ میں دشمن کا مقابلہ کرنے لگے ہیں اور اوسکو نقصان پہنچا رہے ہیں-

لنڈن ۲۴- اکتوبر- جنرل کیلی کیٹی رپورٹ کرتا ہے کہ جیگرز فونٹین کی باشندوں نے بوئیروں کو امداد دی اور اب اُن قیدیوں کو چھڑا لیا جو پہلے بوئیروں کے ہاتھ گرفتار ہوگئے تھے- جنرل بلر کو اور ہمیں گرفتار کرنیکی دھمکیاں دیتے اور غرفش کرتے ہوئے بوئیر بھاگ گئے- اب صرف چھوٹی چھوٹی پارٹیاں رہگئی ہیں جو شمال کیطرف سے چکر کاٹ کر لوٹتی ہیں- اسوقت جبکہ جنرل بلر انکا تعاقب چھوڑ دیا تھا جنرل فرنچ کی نقل وحرکت کا فوری اثر یہ ہوگا کہ بوئیر ریلوں کی آس پاس سے بھاگتے ہی دکھائی دینگے- پیرس کی ڈیلی وارا اور بارقعت اخبار اس امر کو اچھا نہیں سمجھتی کہ کروگر کے آنے پر کوئی غیر معمولی دھوم دھام کیجائے- ڈیبیٹس نامی ایک رسالہ یہ کہتا ہے کہ دھوم دھام تو بلاشبہ موقع ہوگی مگر مہمان نوازی کے طریق پر مناسب آؤ بھگت کا نہ ہونا آئینہ ضروری ہوگا-

جنرل بلر کو الوداع کہنے کیلئے جو عظیم الشان جلسہ ڈربن (دارالخلافہ نٹال) کے ٹون ہال میں ہوا اسمیں آپنے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ جنوبی افریقہ کو ایک خوشحال اور متحد ملک بنانیمیں کوشش کا کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا جائیگا- کیونکہ اسکے فتح کرنے میں جو ہمارا ڈھیروں نقصان ہوا ہے اسکی تلافی صرف اسیطرح ہوسکیگی-

جناب شیخ صاحب

اسلامی خبریں

فہرست زرچندہ حجاز ریلوی جو میاں غلام نبی حبیب اللہ صاحبان تاجران شال امرتسر کو وصول ہوا:-

میزان مندرجہ اخبار وکیل مطبوعہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۰ء

بابو عطا محمد صاحب کلرک کورٹ امرتسر	.. ..	عصر
منشی محمد عظیم صاحب الجیٹ سیٹھ دوارکا داس صاحب از سمہ سٹھ	..	۵
مولوی غلام محمد صاحب	.. ..	۵ ۲۱
از منشی تفضل حسین صاحب	.. .. ۲	کل ۵
از شیخ عبد الکریم صاحب	.. .. ۲	منیس منی آرڈر دفتر کمپنی لہ
از منشی محمد امیر حسن صاحب	.. .. ۱	

کل میزان ۱۰ ۵

حضرت خلافت پناہی اپنی عیسائی رعایا کے پیشوایان دین کے ساتھ جس حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اور جو ارتباط اور حسن تعلق مقتدایان مذہب عیسوی کو خلافت پناہی سے ہے وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ عید جلوس کے موقعہ پر سفرائے دول کے بعد سب سے پہلے جس شخص کو ادائے تہنیت کیلئے شرف باریابی حاصل ہوا۔ وہ اسقف "یونیتی" نائب پوپ" لیون "سیزدہم تھے۔ اثنائے باریابی میں انھوں نے پوپ کیطرف سے بارگاہ جاہ و جلال میں ایک تہنیت نامہ پیش کیا جسے نہایت مسرت سے حضرت خلافت پناہی کی پچیس سالہ جوبلی پر اظہار مبارکباد کیا گیا تھا۔ اسیطرح "اسقف "یونیتی" کے بعد مختلف پیٹریارک اور مقتدایان مذہب عیسوی بارگاہ سلطانی میں عرض مبارکباد اور تہنیت کیلئے پیش کئے گئے۔

اعلیحضرت شاہ ایران کے دوران سیاحت یورپ میں انکے پیچھے ایران میں ایک شخص علی محمد بکنام اس امر کا مدعی ہوا ہے کہ میں کریم خان بانی دولت ایران کی نسل سے ہوں۔ چھ ہزار کے قریب ایرانی اسکے ساتھ ہو گئے ہیں وہ اس جمعیت کے ساتھ طہران کو بڑھ رہا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تخت فارس کا حقیقی وارث میں ہوں۔ دولت ایران کیطرف سے آٹھ سو سپاہی اسکی سرکوبی کیلئے متعین کئے گئے ہیں۔

مسٹر واجد علیخا صاحب نے جو محمدن کالج کیلئے چندہ جمع کرنیکی الحال پنجاب میں دورہ کر رہے ہیں امرتسر سے علاوہ چندہ وصول شدہ سابق کے مالیت ۵ روپیہ اور وصول کئے۔

امسال کونسل واضع قوانین ممالک غربی و شمالی واودھ کی ممبری کیلئے جو دو مسلمان نامزد ہوئے ہیں وہ یہ ہیں (۱) نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخا صاحب رئیس پچاسو ضلع بلند شہر (۲) راجہ تصدق رسول خانصاحب سی ایس آئی تعلقدار جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی۔

شاہ ایران نے اجرائے پروانہ راہداری کے متعلق جدید ضوابط شائع کئے ہیں ٹھیکہ کا دستور سابق موقوف کیا گیا اور آئندہ کیلئے وزیر خارجہ کیطرف ایک ایجنسی سنٹرل ڈیپارٹمنٹ (محکمہ صدر اعلیٰ) قائم کیا جائیگا اور یہ کام اسکے ہاتھ میں ہوگا۔

بقول اخبار انڈیپنڈنس بلج "گورنمنٹ عثمانیہ نے حال ہی میں اسلامی مردم شماری کی تکمیل کی ہے اسکو بموجب دنیا کی کل مسلمانوں کی تعداد ۱۹ اکروڑ ۶۵ لاکھ ہے جنمیں سے ایک کروڑ اسی لاکھ یورپین ٹرکی میں ہیں ۹ کروڑ نوے لاکھ ایشیائی کوچک بلوچستان اور انڈیز (ہند و جزائر غرب الہند) میں۔ دو کروڑ چین میں۔ ۳ کروڑ ۶۵ لاکھ افریقہ شمالی و شمال مشرقی میں۔ اور دو کروڑ مسلمان دنیا کے دیگر ممالک میں کم و بیش گروہوں کی شکل میں پھیلے ہوئے ہیں۔

حوران میں سلطان المعظم کی تقریب جوبلی کے موقعہ پر حضرت خلافت پناہی کیطرف سے دیہاتی علماء و رؤسا میں ۳۵ خلعت ہائے فاخرہ تقسیم کئے گئے اور چند بیواؤں اور یتیم بچوں کو نقد روپیہ کپڑوں کے لئے دیا گیا۔ قیدیوں کو کھانا کھلایا گیا اور دو پلوں کی تعمیر کے بنیادی پتھر رکھے گئے جو عام چندہ سے بننے تجویز ہوئی ہیں۔ ایک پل نہر علان پر جسکا طول ۱۴۳ متر اور عرض ۶ متر ہے دوسرا پل نہر رکاد پر جسکا طول ۱۰۷ اور عرض ۱۴½ متر ہے۔

ملبورن کا اخبار ہیرلڈ نامی ایک طویل آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ اس نواح میں اشاعت اسلام کی خاص طور پر ترقی ہے اور جو مسلمان ہوتے جاتے ہیں انکی صوم و صلوٰۃ کی پابندی اور جماعت کی ترقی کو دیکھکر لوگوں میں اور زیادہ ترغیب و تحریص پیدا ہوتی ہے۔

مکہ معظمہ میں بحکم سلطانی ایک بڑا شفاخانہ تیار کیا گیا۔ اب یہ عمارت ایک منزل بنائی جانیکی اور ضرورت ہے جسمیں ۵۰ پلنگ مریضوں کے آسکیں جسکے لئے دو ہزار سکہ لیرہ کی منظوری ہوئی ہے۔

مقامات ذیل کی جدید تعمیرات اور ترمیمات کیلئے حسب ذیل منظوریاں بحکم سلطان المعظم ہوئیں بغداد میں جامع مسجد مراد پاشا کی مرمت کیلئے ۱۲۲۴۰۰۰ قرش کی۔ جامع مسجد سلطان محمد فاتح کی مرمت کیلئے ۳۰۰۰۰ قرش کی جرم شریف کی ترمیم کیلئے خاص انجنیر بھیجے گئے اور ۵۰ استون و منبر سنگ مرمر تیار ہو کر روانہ ہوئے۔ سفیر عثمانیہ متعینہ ایتھنز کو حکم ہوا ہے کہ سفارت خانہ کیلئے ایک کوٹھی اور جامع مسجد کیواسطے ایک قطعہ اراضی خرید کرے اور یہ دونوں عمارتیں ایک احاطہ میں ہوں۔

ثروت فنون نامی رسالہ نے اوس خیرات کھاتہ کا حساب لگایا ہے جو تخت نشینی سے آجتک سلطان المعظم نے کی ہے جسکی تعداد ۷۲۷۸۰۱۲۹ قرش ہے۔

معدنیات کی ٹھیکہ کے بارہ میں حکم ہوا کہ ممالک غیر کی کمپنیوں کو نہ دیا جائے جسکا ایک قانون بھی مکمل ہو کر شایع ہو گیا ہے۔

کجکلاہ ایران سفر یورپ طے کر کے اپنے دار الخلافت میں پہنچے۔

محمدن کالج علیگڈھ کی انجمن "اردوئے معلےٰ" نے ۱۰ کو امیر مینائی مرحوم کی وفات پر ایک ماتمی جلسہ کیا۔ پس ماندگان مرحوم کو تعزیت کا تار دیا گیا۔

افسوس ملک حسین بخش صاحب سابق انسپکٹر محکمہ ٹھگی و ڈکیتی "جو لکھے زئی ایسوسی ایشن" لاہور کے بانیوں میں سے تھے اس جہان فانی سے انتقال کر گئے۔ انجمن مذکور کے وائس پریذیڈنٹ آپ ہی تھے۔ آپکو اپنی ایسوسی ایشن کی ترقی کا اسدرجہ خیال تھا کہ مرتے دم تک اسی کا ذکر کرتے رہے۔ جنازہ کے ساتھ برادری کے لوگوں کے دیگر معززین کا ہجوم تھا۔

سلطان المعظم کی تقریب جوبلی کے موقعہ پر قلمرو عثمانیہ میں اس کثرت سے نئی اور مفید عام تعمیرات کی بنیادیں رکھی گئی ہیں۔ کہ اگر انکی پوری پوری تفصیل لکھی جائے تو ایک مطول فہرست تیار ہو سکتی ہے۔ اخبار العصر الجدید نے جن مشہور افتتاحوں کا ذکر کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:- (۱) افتتاح راہ آہنی حجاز (۲) افتتاح دار الفنون شاہی (۳) افتتاح یتیم خانہ دمشق (۴) افتتاح کارخانہ آب رسانی از مقام کاغذ خانہ تا بہ آستانہ علیہ (۵) افتتاح تعمیر ہیڈ آفس معدنیات و جنگلات (۶) افتتاح مدرسہ طبیہ شاہی (۷) افتتاح جامع بشکطاش (۸) افتتاح جامع مغربی کرانی (۹) ابتدائی تعمیر سبیل اور خانیہ در یادگار زیارت شاہنشاہ جرمنی ولیم ثانی بآستانہ علیہ (۱۰) افتتاح سبیل باتشکا (۱۱) افتتاح بیک نوجی چوکی در بیوک درہ (۱۲) افتتاح مدرسہ الضیوفات در جہانگیز (۱۳) ابتدائی تعمیر سبیل در استینیا (۱۴) افتتاح مدرسہ سلیمیہ (۱۵) افتتاح جامع آجی بادم در قاضی کوی (۱۶) افتتاح تعمیر یک بازار وسیع (۱۷) افتتاح گورنمنٹ ہاؤس اور بایکوم (۱۸) افتتاح مدرسہ تجہیز یہ کوچہ مصطفےٰ (۱۹) افتتاح گھنٹہ گھر در قوم قپو (۲۰) افتتاح سبیل در محلہ بلدیہ (۲۱) افتتاح سبیل در تونجانہ (۲۲) افتتاح مدارس زنانہ۔

چند جرمن جو بابلک میں آثار قدیمہ کی تلاش میں گئے تھے وہاں انہیں زمین کی کھودنے سے ایک حوض ملا ہے جسکا طول ۹۰ متر اور عرض ۸۰ متر ہے اس حوض کے قریب ایک شیر کا بت ہے جو عجیب صنعت سے بنایا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شیر کا منہ حوض میں پانی جانیکا راستہ ہے۔ اسکے علاوہ وہاں سے اور نہیں بہت سے سکے بھی دستیاب ہوئے ہیں۔

افواہ ہے کہ نواب سر دربار جنگ کو حضور نظام پھر طلب فرمانیوالے ہیں۔

روس میں نوے لاکھ مسلمان ہیں۔ اہل سنت کا مفتی مقام اورنبورغ میں اور شیعہ کا قرم میں رہتا ہے۔ املاک موقوفہ کا بیشتر حصہ مساجد و مدارس اسلامیہ میں صرف ہوتا ہے مسلمانوں میں دینی حمیت بہت زیادہ ہے۔

بقول اخبار عالم انجمن حمایت اسلام لاہور اتنا سرمایہ جمع کرنے پر کمربستہ ہوئی ہے جسکے سود وغیرہ پر کالج چل جائے۔

خدیو مصر ترکی۔ عربی۔ فرنچ۔ انگلش۔ اٹالین اور آسٹرین زبان خوب جانتے ہیں۔ اب یورپ کو یقین ہو گیا ہے کہ وہ واقعی عالیدماغ اور قابل حکومت شخص ہیں۔

شاہ سویڈن و ناروے کی سالگرہ تخت نشینی کے موقع پر سلطان المعظم نے انکو مبارکبادی کا تار بھیجا۔

ایک حکم حال میں جاری ہوا ہے جسکی رو سے ترکی فوجوں میں بطیوں (غبارہ) اور نامہ بر کبوتروں سے کام لینے کی ممانعت ہوگئی ہے۔

حجاز ریلوے فنڈ میں حسن پاشا وزیر صیغہ بحری نے پندرہ سو پونڈ یعنے ۲۲ ہزار پانسو روپیہ عطا فرمایا ہے اور ذہنی پاشا وزیر صیغہ تعمیرات نے ۶ سو پونڈ یعنے ۹ ہزار روپیہ اور شکری پاشا نے سو پونڈ (۱۵ سو روپیہ) عزت بے نائب سکرٹری اعلیحضرت نے ۶ سو پونڈ (۹ ہزار روپیہ) اور حسنی پاشا نائب امیر البحر نے ڈیڑھ سو پونڈ (۲۱/۲ ہزار روپیہ) بغداد کی ایجنٹیوں نے سنٹرل کمیشن کو بیس ہزار پیاسٹر جو انہوں نے اس صوبہ سے جمع کیا ہے روانہ کر دیا۔ بروسا سے (۱۲۰۰ پیاسٹر) آئے۔ قندقلی سے ۲۰ ہزار پیاسٹر اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ میسوپوٹامیہ سے ۸ لاکھ اور مجموع الجزائر سے ۲½ لاکھ پیاسٹر چندہ آئیگا۔

ترکی گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ امپیریل میڈیکل سکول کیساتھ علم تشریح الابدان کا ایک جرمن پروفیسر بلائیں۔

وزیر اعظم کیجانب سے منظوری دیدی گئی ہے کہ جو ڈاک مستثنیٰ طور پر صرف ترکی بندرگاہوں کو بھیجی جائے اس پر تخفیف شدہ محصول لیا جایا کرے۔

کوسووو کی ولایت میں ٹیلیگراف لائن سرحد سربیا تک بڑھا دیگئی ہے اسکے لئے بلیان وہاں کی رعایا نے مفت بہم پہنچائیں۔

اسیر کی تاربرقی کو براہ طائف حجاز سے ملا دینے کی تجویز ہے۔

صوبہ حلب کے مقامات شرقی و یوشاغی میں جو متعدی بیماری پھیلی ہوئی ہے اگرچہ ابتک اسکی پوری اصلیت معلوم نہیں ہوئی۔ مگر یہ ثابت ہوگیا ہے کہ نہ تو وہ ہیضہ ہے اور نہ طاعون۔

مجوزہ حجاز ریلوے کے ساتھ ساتھ جو سلسلہ تاربرقی قایم کیا جارہا ہے وہ صحرا کے مقام مدیورتک پہنچگیا ہے جہاں اسکے لئے ایک سٹیشن بھی تیار ہوگیا ہے۔

سلطان مراکو کا ارادہ ہے کہ فرانس اور مراکو کے تصفیہ تعلقات باہمی کیلئے جو آجکل ایک پولیٹیکل مبحث بنا ہوا ہے ایک انٹرنیشنل کانفرنس مقرر کرنیکی اجازت لینیکی غرض سے یورپین درباروں کو ایک سفارت بھیجے۔ اس مضمون کا جو اعلان ہوا ہے اس سے اوس اطلاع کی جو مراکو سے پہنچی تھی تائید ہوتی ہے۔ کہ واقعی سلطان اور اوسکے مشیروں کا پختہ ارادہ ہے کہ تخلستانِ اگلی و توات میں فرانس کی مداخلت کا مقابلہ کیا جائے۔ سلطان نے پہلے ہی ایک تحریری اپیل بھیجدیا ہے کہ قائم مقامانِ دول یورپ و مقیم تنجیر اس معاملہ میں دخل دیں۔ سلطان نے جو سفارت براہ راست بات چیت کا سلسلہ جاری کرنیکی بھی کوشش کی تھی۔ مگر اسمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ یہ امر بالکل مشتبہ ہے کہ آیا طاقتیں مراکو کے معاملہ میں اسوقت جبکہ وہ دیگر مقامات میں اسقدر مصروف ہیں بیچ میں پڑنا کہاں تک پسند کرینگی۔ مگر یہ تو یقینی ہے کہ مراکو کی جنوبی سرحد پر بیجا دستاندازی کرنا جو فرانس سے منسوب کیا جاتا ہے اگر دول یورپ اسے اپنے لئے ایک غیر متعلق معاملہ سمجھیں تو فرانسیسی انکی اس سکوت کو انکی جانب سے ایک طرح کی اجازت سمجھینگے اور رفتہ رفتہ مراکو پر اپنا دخل و قبضہ مستحکم کرتے جائینگے۔ اور یہانتک نوبت پہنچیگی کہ وہ قصبات ساحل پر بڑبڑ دھمکیاں دینے لگینگے۔ اور شاید اسوقت باقی یورپ کیلئے واقعی خطرہ کی حالت ہوگی۔ حال ہی میں ایک فرنچ دستہ مقام فگگ* میں داخل ہوا ہے۔ اور بموجب عہدنامہ کے یہ مقام حریم مراکو کی حدود میں شامل ہے۔ اور جنیویں برزگ سے ڈویریر کیطرف فرانس کی ریل بھی گزشتہ سرما سے بسرعت آگے بڑھتی آرہی ہے۔ ایک بھاری طوفان سے نو تعمیر لائن کا ایک حصہ حال میں بہہ گیا ہے۔ اور اب امید ہے کہ جنیویں برزگ والا ٹکڑا جو اگلے مہینہ تک مکمل ہوجانا چاہئے تھا جنوری سے پہلے پہلے تیار ہوجائیگا۔ ڈویریر سے توسیع دیکر اس لائن کو اگلی تک اور اگلی سے توات تک پہنچانیکا ارادہ ہے۔ مراکو کا معاملہ جیسا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے۔ دراصل اس سے کہیں زیادہ زبردست اور اہم مسئلہ ہے مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا دول یورپ کو اپنے اور مراکو کے درمیان ثالث بننے کی ترغیب دینے میں فرانسیسیوں کو کامیابی ہوتی ہے یا نہیں۔

* یہ مقام مراکو میں خط استوا سے ۳۲ درجہ شمال اور نصف النہار سے ½ ۱ درجہ مغرب کیجانب واقع ہے۔

انجمن مستشار العلما کے (جسکی مستند علمائے کرام اور دور اندیش حامیانِ اسلام نے بنیاد ڈالی ہے) افتتاحی جلسہ کا انعقاد ۲۷ و ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۲ و ۲۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۴ ہجری بروز ہفتہ و اتوار شاہی مسجد لاہور میں قرار پایا ہے جسمیں معزز علمائے کرام فصیح البیان لکچرار اور جادو بیان نظمی شعرا اپنے مؤثر اور پاکیزہ خیالات سے حاضرین کو مستفید فرمائینگے۔ انجمن کی گذشتہ کارروائیوں کی رپورٹ بھی پیش ہوگی۔ اس محترم انجمن کے تین مقاصد دو باتیں ہیں۔ **مقصد اول** اسلامی علوم و فنون کی مستند اور معتبر کتابوں کی ایک اعلیٰ درجے کی عام دارالکتب (کتب خانہ) مہیا کرنیکا انتظام جس سے مسلمانوں کے متعلق ہر ایک قسم کی علمی تحقیقات کا بسہولت حاصل ہونا ممکن ہو۔ **دوسرا مقصد** عموماً مسلمانوں کی نزاعوں خصوصاً متوں اور مذموم و قبیح رسوم و عادات کی اصلاح و درستی کیلئے محقق شرعی فتووں یا فیصلوں کا بذریعہ ایک دارالافتا کے مہیا کرنیکا انتظام۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ سیلون کے مسلمان ترقی تعلیم اور اتحاد قومی میں اپنے ہمسایہ ہندوستانی یعنے مسلمانانِ ہند کی برابری کی کوشش کر رہے ہیں۔ کولمبو (دارالخلافہ سیلون) کے حال میں ایک ہفتہ وار اسلامی پرچہ بزبان انگریزی جاری ہوا ہے۔ اسکا نام "سیلون محمڈن" ہے۔ وہ تعلیم کا بڑا پرجوش حامی ہے اسکے کئی نامہ نگار بھی ایسے ہی جوشیلے ہیں جنکی قلمی امداد سے وہ فی الحال اس تجویز پر بڑا زور دے رہا ہے کہ مسلمان بچوں کی تعلیم کے واسطے کولمبو میں ایک دو مدرسے قایم کئے جائیں۔ چونکہ شہر کولمبو میں مرفہ الحال تجارت پیشہ مسلمانوں کی خاصی تعداد موجود ہے اسلئے ایک اینگلو اورینٹل سکول جیسے ضروری کام کیلئے سرمایہ کی بہم رسانی میں غالباً کچھ دقت نہ ہوگی۔ بڑی ضرورت اسبات کی ہے کہ بڑے بڑے سرآوردہ مسلمان اشاعتِ تعلیم کی ضرورت کو محسوس اور تسلیم کریں پھر حامیانِ تعلیم کی ہمدردانہ کوششوں سے بہت کچھ امید ہوسکتی ہے۔

سنا جاتا ہے کہ صاحبزادہ سر عبید اللہ خانصاحب کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ ایس۔ آئی مرحوم کی بجائے اونکے خلف الرشید صاحبزادہ محمد عابد خانصاحب وزیر اعظم ریاست ٹونک ہونگے۔

منصفی کے امتحان مقابلہ میں جو ۱۴ ماہ حال کو ختم ہوا ہے کل ۱۴۱ امیدوار شامل ہوئے جنمیں سے ۲۶ مسلمان ہیں۔

افسوس۔ ملتان کے مشہور سیٹھ خدا بخش صاحب انتقال کر گئے۔ ملتان کی پبلک بالخصوص انکے متوفات نے صدمہ کا احساس اور غم واندوہ کا اظہار کیا۔

امیر صاحب کی سوانح عمری پشتو زبان میں مرتب ہو رہی ہے۔ جو ہز ہائینس خاص اپنی نگرانی میں تیار کرا رہے ہیں۔ سال آئندہ میں شائع ہوگی۔

نواب محسن الملک نے ٹرسٹیان محمڈن کالج علیگڈھ اور مختلف اسلامی انجمنوں کی درخواستوں کے مجبور ہو کر عہدہ سکرٹری شپ سے اپنا استعفا واپس لیلیا ہے۔

حجاز ریلوے فنڈ کے لئے ملہار گڈھ علاقہ جاورہ سے بھی ایک ہمت مسلمان (مولوی دوست محمد خانصاحب اجمیری) نے ۱۰۱ چندہ کر کے بھیجا ہے۔ رقوم و اسمائے چندہ دہندگان بتفصیل ذیل ہیں بلفظہ تعالیٰ جناب وارث محمد خانصاحب جاگیردار ملہار گڈھ۔ جناب سردار خانصاحب پٹیل دار ملہار گڈھ۔ اسحاق خانصاحب جناب ڈاکٹر محمد غالب صاحب۔ جناب حکیم امیر محمد خانصاحب جاگیردار۔ جناب منشی علی حسین عرف کالو خانصاحب سررشتہ دار مولوی دوست محمد اجمیری۔ بوڑھے خانصاحب سپاہی توپخانہ جاورہ شیخ معین الدین صاحب سعداللہ خانصاحب۔ میزان ۱۰۱ خرچ منی آرڈر و لفافہ وغیرہ ۱/۲ باقی میزان ۱۰۰ ½

قسطنطنیہ میں تجویز ہے کہ ریشمی کیڑوں کی پرورش کیلئے ایک کارخانہ جاری ہو جسکا نام مدرسۃ الصناع رکھا جائے گا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اور مسجد کی مرمت کیلئے سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا۔ لارڈ کرزن کے ایک گورنمنٹ ہوس کی منظوری ہوئی۔

مصری اخبارات کی تعداد پہلے ستاسی تھی اس سال اکیسویں ہوگئی ہے جنمیں سے ۱۴ عربی زبان میں شائع ہوتے ہیں اور باقی فرانسیسی میں۔

بیت المقدس کی نعانی خانقاہ کی رشتنی اور مرمت کا حکم ہوا اور ۱۰ ہزار ۳ قرش اس حرف کے لئے مرحمت ہوئے۔

ہندوستان کی خبریں

ہمعصر پنجاب آبزرور افسوس سے لکھتا ہے کہ چیف کلرک بھی بعض اوقات دفتروں کی کایا پلٹ کرنے میں ایسا کمال کرتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی ہے اجنبی آدمی جسے دفتروں کے اندرونی رازوں سے آگاہی ہو سمجھ ہی نہیں سکتا کہ یہ لوگ کیونکر اپنی مطلب برآری کے جوڑ توڑ کرتے ہیں اور کسطرح غیر مذہب والونکو دفتروں سے ایسے نکالدیتے ہیں جیسے دودھ میں سے مکھی۔ باوجودیکہ وہ یورپین حکام کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں جو فطرتاً سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنیکے عادی ہوتے ہیں۔ ابھی حال کا ایک واقعہ کی اطلاع ڈی۔ ٹی۔ ایس ہٹھنڈا کے دفتر سے ملی ہے۔ وہ ایک عجیب مثال ہے تعصب مذہبی کی جسکے جوش میں نو مسلمان جو مختلف اسامیوں پر کام کرتے تھا ایک چیف کلرک کے عہدہ میں نکالے گئے۔ اور انکی جگہہ ہندوؤنکی بھرتی کیگئی۔ اب صرف دس کلرک مسلمان ہیں اور بارہ ہندو۔ انکی تعداد میں یہ عجیب بیڈھنگی نسبت ہے جسکی درستی کو اگر حکام بالادست پسند کریں اور ضروری سمجھیں تو بھی مدت چاہئے۔ پس جبتک کہ دفتر میں ایک فریق کی کثرت ایسی ہی ہے جیسی کہ اب ہے اور چیف کلرک کا رسوخ بھی اس کثرت کی طفیل اسیطرح بڑا ہے اسوقت تک وہاں یقیناً کسی مسلمان کی دال نہ گلنے پائیگی۔ جب ہٹھنڈا ڈی۔ ٹی۔ ایس کا دفتر اول اول دہلی میں قائم ہوا ہے اسوقت بھی ہیڈ کلرک مذکور سے اسی قسم کی مذموم کارروائی ظہور میں آئی تھی۔ جسپر وہ راولپنڈی کو تبدیل کر دیا گیا تھا۔ مگر افسوس اپنے قدیم ٹھکانہ سر آکر اب پھر اوس نے وہی کارروائی شروع کر دی۔ گویا آپ ہی سیاہ سفید کے مالک و مختار ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ریلوے حکام اس دفتر کیجانب خاص توجہ فرماکر ضرور اس نا انصافی اور اندھیر کا تدارک کریں گے۔

اخبار ہندو پیٹریاٹ کا یہ اعتراض واقعی وزندار معلوم ہوتا ہے کہ لاہور میں جو کانگرس کیلئے مستقل پختہ عمارت تیار ہو رہی ہے اسکی ایسی کیا ضرورت ماری جاتی تھی کہ اس ناقابل برداشت قحط کے نازک وقت میں ہی بنائی جائے۔ یہ تو ایسا وقت تھا کہ اگر کانگرس کوئی بڑی سے بڑی رقم جمع کرتی تو اسکا اس تعمیر سے بدرجہا بہتر مصرف نکلنا ممکن بلکہ موجود تھا۔ یعنی وہ قحط زدوں کے کام آتی۔ اور اس ترکیب سے مغلوب الحال انڈین نیشن کی نظروں میں "انڈین نیشنل کانگرس" کی وقعت کہیں زیادہ ہو جاتی کیونکہ نیشن کے ساتھ نیشنل کانگرس کی سچی ہمدردی کا یہ ایک بدیہی ثبوت ہوتا کہ اسکے برے وقت میں کام آئے۔ کانگرس کے طرز عمل پر اکثر یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے اور بلاشبہہ اسکا ایک بڑا حصہ درست ہے۔ کہ وہ بہت سا روپیہ صرف ظاہری نمود اور دھوم دھام میں ضائع کر دیتی ہے۔ انڈین سپکٹیٹر نے بھی چند لچسپ و قابل غور سوالات لیڈران کانگرس کے پیش کئے ہیں۔ وہ پوچھتا ہے کیا یہ سچ ہے کہ اب سے پندرہ برس پہلے کی نسبت لیڈروں میں اسوقت کم اتحاد اور باہمی اعتماد پایا جاتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے کہ اقوام ہند میں کچھ گہرا ارتباط اور زیادہ دوستانہ تعلقات نہیں ہیں۔ آیا سرکاری عہدہ داروں کو کانگرس والوں سے کوئی موقع واجبی شکایت کا پیدا ہوا ہے۔ کیا ترکیب سے ہمارے ہموطنوں میں ہمت استقلال چستی چالاکی دلیری جرأت اور کشمکش کی پرجوش سپرٹ وغیرہ صفات ضروریہ پیدا ہو سکتی ہیں۔ ظاہراً بیزاری کے آثار نظر آنے لگے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ مسلمان اپنی علیحدہ پولیٹیکل کانگرس قائم کرنے لگے ہیں۔

کپتان ولیم ینگ صاحب ریاست پٹیالہ میں مہتمم بندوبست مقرر ہونگے۔ کپتان موصوف نے نہر چناب کی بستی آباد کرنیکا کام بڑی کامیابی سے سرانجام دیا ہے۔

مٹھا گرگنیش پرشاد سنگھ کو تواں لکھنؤ کو نواب اصغر حسین سے ایک ہزار روپیہ رشوت لینے کے الزام میں عدالت جوڈیشل سے ۱½ سال قید اور دو ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ملی۔

سیالکوٹ میں واٹر ورکس جاری کرنیکی تجویز ہے۔

مہاراجہ بڑودہ نے بمبئی کے چڑیا خانے کو ایک بہت بڑا ہاتھی عطا کیا۔

ٹیمپرنس سوسائٹی رنگون کی تحریک سے گورنمنٹ برہما نے حکم جاری کیا کہ شرابخانوں میں عورتیں ملازم نہ رکھی جائیں۔

آسٹریلیا کے گیہوں کا نمونہ پنجاب میں تجربہ کاشت کیلئے بھیجا گیا۔

مسٹر جسٹس داؤدی جو ہائیکورٹ بمبئی نے ایکسال کی فرلو لیکر اسکے اختتام پر پنشن لیکر سٹل لیفارم اور تصنیف و تالیف میں زندگی بسر کرینگے۔

نیشنل کانگرس کے اجلاس لاہور کے پریزیڈنٹ آنریبل پنڈت بشمبر ناتھ صاحب قرار پائی ہیں یہ انتخاب اہل مدراس کی تحریک سے ہے۔ اور عام طور سے پسند کیا گیا ہے۔

آنریبل بابو سریندر ناتھ بنیرجی پنجاب میں کانگرس کی روح پھونکنے اور پژمردہ دلوں کو ابھارنیکی غرض سے ایک مختصر دورہ کرینگے۔ ۲۷ اکتوبر کو دہلی ۲۸ کو انبالہ ۲۹ کو امرتسر ۳۰ کو لاہور اور ۳۱ کو راولپنڈی میں لکچر دینگے۔

دہلی میں تحریک صاحبڈپٹی کمشنر طوفان زدگان کی دستگیری کیلئے چندہ ہو رہا ہے — ۳ ہزار مکانات بارش سے مسمار ہوئے۔

حضور وائسرائے نے ولایت کو لکھا ہے کہ جو سرکاری ملازم ۲۵ سال سے پہلے بوجہ کمزوری کے پنشن لینا چاہیں تو ۲۰ سالہ خدمات کی بعد انکا حق پنشن تسلیم ہونا چاہئے۔

بنگال میں قواعد طاعون نرم کئے گئے۔ شکہ سیگریگیشن سب موقوف۔

رائے بہادر سردار بوٹا سنگھ رئیس راولپنڈی کو اشاعت تعلیم میں ایک لاکھ کے قریب روپیہ خرچ کرنیکی قدردانی میں گورنمنٹ پنجاب نے ۲۵۰۰ روپیہ کا خلعت اور ایک مرصع طلائی گھڑی اور ایک مطلا کتاب عطا کی ہے۔

دیسی پنشنر سپاہیوں کو ضمانت داخل کرنے سے معافی دیگئی ہے جبکہ وہ سرکاری محکمہ جات سول میں بطور پیون یا خزانہ کے گارڈ وچوکیدار جیل وغیرہ مقرر کئے جائیں۔ اب یہ رعایت مدراس بمبئی اور برہما میں بھی تسلیم کیگئی ہے۔

والیان ریاست اور دیگر رؤسا ہند نے جنگ ٹرانسوال میں جو امداد اور خدمات گورنمنٹ کیخدمت میں پیش کی تھیں اونکی فہرست سی جو سرکاری گزٹ میں شائع ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیحضرت نظام۔ مہاراجہ پٹیالہ۔ مہاراجہ اڑچھ نے اپنی ریاست کی تمام فوجی اور مالی قوت پیش کی تھی۔ مہاراجہ سیندھیا۔ مہاراجگان پٹیالہ و بیکانیر اور حضور نظام نے اپنی ذاتی خدمات اور جودھپور اور نابھہ نے اپنے تمام گھوڑے۔ مہاراجہ سیندھیا نے ۳۰۰ گھوڑے توپخانے کے ۷۰۰ یابو ۲۰۰ گاڑیاں اور ایک ہزار چیدہ جوان علاوہ امپیریل سروس افواج کے کشمیر نے اپنی تمام فوجیں۔ مہارانی میسور نے اور مہاراجہ الور نے سو سو گھوڑے۔ نواب جنجیرہ اور میر خیرپور نے پچاس پچاس ہزار روپیہ دینا چاہا تھا۔

پٹیالہ میں بخار اور منوینہ کا زور ہے۔ اور صدہا لوگ مر رہے ہیں۔ مہاراج کنوار اور راج محل کی مستورات بھی بیمار ہیں۔ ہز ہائینس نے پانچہزار روپیہ جیب خاص سے دیا ہے کہ شہر میں مزید طبی انتظام کیا جائے۔

مسٹر جے بی برونٹیٹ انڈر سکرٹری محکمہ مال کی نسبت سنا جاتا ہے کہ مدت ملازمت پوری ہو جانے پر بھی چند ماہ اسی صیغہ میں سپیشل ڈیوٹی پر رہینگے۔ یہ اسوجہ سے کہ ہندوستان کی فوجی اخراجات کا مسئلہ زیر غور ہے۔

البسٹن بنگال سٹیٹ ریلوے کے متعلق دریائے سٹلج پر پل بنانیکی گورنمنٹ نے منظوری دیدی ہے۔ ۹½ لاکھ روپیہ اسپر صرف ہوگا۔ سالگذشتہ کے طوفان میں اسطرف جہاں اور بہت کچھ نقصان ہوا اسکے ساتھ لسٹلج کا عارضی پل بھی بہ گیا تھا۔

پنڈت گلزاری لال کانپوری نے "ایسٹ انڈیا پیپریل کمپنی لمیٹڈ لکھنؤ" کے تمام حصہ داروں کی توجہ کے قابل ایک تحریر شائع کی ہے جسمیں کمپنی کی انتظامی امور میں چند خاص اور نہایت سنگین نقص ظاہر کئے گئے ہیں۔ افسوس اول تو ہندوستانیونکو اتنی توفیق ہی کم ہوتی ہے کہ شراکت کی اصول پر کوئی مفید کام جاری کریں۔ اور پھر اگر کوئی معمولی کام بن بھی پڑا تو حسن انتظام اور خوش اسلوبی سے اوسکا نباہنا اور چلانا مشکل۔ یہ اہل یورپ کا ہی کام ہے کہ انکے ہزاروں عظیم الشان کارخانے مدتہائے دراز سے جاری ہیں اور روز بروز ترقی پذیر۔ کیونکہ انکی انتظامی مشین پہلے ہی سے نہایت مستحکم بنیاد پر قائم کیجاتی ہے۔ اور جوں جوں اونکو کام کرتے ہوئے عرصہ گذرتا جاتا ہے اونکی وقعت اور اعتبار پیش از پیش بڑھتا جاتا ہے۔ پس کسقدر افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں مدت گذرنے پر اور الٹی قلعی کھلتی ہے۔ اور معمولی ساکھ بھی جاتی رہتی ہے۔

کاشی پور میں پچھلے جمعہ ایک بنگالی عورت اپنے گھر سے گم ہوگئی رشتہ داروں نے پولیس میں رپورٹ کردی تحقیقات کیگئی تو اسکی نعش گھر کے پاس ہی تالاب میں سے نکلی۔ اس کمبختی ماری عورت کو مرگی کا دورہ ہوا کرتا تھا۔ اوسدن وہ پانی بھرنے تالاب گئی تھی کہ مرگی کا دورہ نے وہیں بھینٹ چڑھا دی۔ اصل میں اسے تالاب پر جانے دینا ہی بڑی غلطی تھی کیونکہ منجملہ دیگر اسباب کے بہت سا پانی دیکھنا بھی مرگی کے دورہ کا باعث ہو جایا کرتا ہے۔

(بودی)

بد اخیل جرگہ کی تمام فصلیں برباد کر دیگئی ہیں اور برج اڑا دیئے گئے ہیں فوج جرگہ کی گوشمالی میں مصروف ہے۔ اور اوسکو حکم ملا ہے کہ ٹوچی ویلی سے اپنے اپنے سٹیشنوں کو لوٹ آئیں۔

پنجاب میں امدادی کاموں پر قحط زدوں کی تعداد بسرعت گھٹ رہی ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر وجموں مع راجہ سر امر سنگھ کمانڈر انچیف اور سٹاف کے پچھلے پنجشنبہ کو ۹ بجے صبح کے شہر پشاور کے سٹیشن پر پہنچے جہاں ہزار ہا ہندو اور دیگر عوام انکے استقبال کو آئے ہوئے تھے۔

گورنمنٹ نے باضابطہ طور پر یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ محسود وزیریوں کی ناکہ بندی کیجائے۔

صوبہ مغربی وشمالی میں امید کیجاتی ہے کہ ایکے تلوں کی فصل خوب بھرپور ہوگی۔

جنوبی سلہٹ کی مقام سونا باڑی سے سخت ہنگامہ کی خبر آئی ہے۔ مولوی امجد علیخان کے کرایہ داروں نے کرایہ دینے سے انکار کیا۔ جب انکے آدمی وصول کرنے گئے تو منی پوریوں نے فساد کیا۔ ایک نائب اور ایک چپراسی مارا گیا۔ قایم مقام سپرنٹنڈنٹ کی ماتحتی میں سول پولیس کی ایک مضبوط کمک پہنچی اور مجسٹریٹ کو بھی جانا پڑا تب کہیں مشکل فساد فرو ہوا۔ مجسٹریٹ نے پولیس کے آنے سے پہلے کچھ یورپین بھی اپنی مدد کو بلا لئے تھے۔

ولیسر یگل پارٹی ۲۴ کو سرحدی دورہ کیلئے شملہ سے روانہ ہوگئی۔ لفٹنٹ گورنر پنجاب دوشنبہ کو شملہ سے لاہور روانہ ہوگئے جہاں سیکرٹریٹ آفس اس ہفتہ کھلگیا ہے۔

کمیشن افزائش نسل اسپان وخچران کے ممبر باستثنا سر آرتھر سیسل انبالہ میں جمع ہوگئے ہیں۔ وہاں سے دورہ شروع ہوگا

صوبہ مغربی وشمالی اور اودھ کا امتحان مڈل سکول ۱۰ دسمبر سے شروع ہوکر ۶ روز تک رہیگا۔

مسٹر کاٹن چیف کمشنر آسام بل مزدوران آسام سے متعلق اس سرامیں وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل کے اڈیشنل ممبر مقرر ہوں گے۔

لارڈ و نارتھکوٹ مہابلیشور سے ۵ نومبر کو بمبئی پہنچگئے۔ ۱۵ کو دورہ سندھ پر روانہ ہونگے۔ دورہ ایک مہینہ تک رہیگا

گورنمنٹ سے منظوری ہوئی ہے کہ ولیسر یگل باڈی گارڈ کی وردیوں کی تکمیل کیلئے ایک یورپین مارٹیلر اور پندرہ ٹیلر (خیاط) بھیجے جائیں۔

کوتوال لکھنؤ کے معاملہ میں لوکل پبلک کے خیالات اس قول کے مصداق بیان کئے جاتے ہیں کہ "قانون کے ہاتھ ایسے لمبے ہیں کہ مجرم دنیا کے پردہ پر خواہ کہیں کیوں نہ ہو وہ اوس تک ضرور پہنچ جاتے ہیں۔ اور چاہے وہ کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو اوسکی گوشمالی کیلئے انہیں کافی طاقت ہے"۔ لکھنؤ کا ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ کوتوال مذکور نے لوگوں کیلئے اپنا وجود خوفناک بنا رکھا تھا اور اب وہ نہیں امید ہے کہ اسکی سزا یابی سے انکے لئے امن کا زمانہ شروع ہوگا۔

قحط فنڈ کی شاخ موسومہ "لوآنہ فنڈ" (جو دو دو آنے فی کس چندہ لیکر جمع کیا گیا ہے) سے اور نیز اوسکی بمبئی برانچ سے اسوقت تک ۲۳۹۱۲ روپے ہوئے اور سب کے سب کاشتکاروں کو بیج اور بیل خریدنیکے لئے تقسیم کر دیئے گئے

کسولی میں پاسٹیور انسٹیٹیوٹ کے کھلنے سے ۱۸۹۹ء کو وہ تمام حکام منسوخ ہوگئی جنکی رو سے باولے کتے کے کاٹے ہوئے ملازمان کو پیرس جانیکے لئے پیشگی روپیہ ملنے کا حق حاصل تھا۔

وزیانگرم کا اخبار انڈین ہیرلڈ خبر دیتا ہے کہ ۲ ستمبر کو مقام کوکوٹاڈا واقع مدراس میں بارسوخ معززین قصبہ کی ایک بڑی میٹنگ منعقد ہوئی اور ایک لائبریری کھولگئی جو "رنگیا چندر دت لائبریری" کے نام سے موسوم ہوگی۔

اخبار بنگالی کو معلوم ہوا ہے کہ حضور وائسرائے نے بحیثیت چانسلر کلکتہ یونیورسٹی ہونیکا یہ فیصلہ کیا ہے کہ فی الحال یونیورسٹی فیلوز کا انتخاب گریجوایٹوں سے نہ ہوگا۔

سکریٹری آف سٹیٹ نے منظوری دی ہے کہ چاروں میں سے ہر ایک کمانڈ پر ایک خاص افسر حفظان صحت رکھا جائے جسکا فرض یہ ہوگا کہ امور متعلقہ حفظان صحت کی چھان بین کرے اور عملی ہدایات دے بصورت موجودہ ایک سینیٹری افسر راولپنڈی کمانڈ کیلئے تھا اور دوسرا اودھ کمانڈ پر۔ اور میجر ڈیوس ہیڈ کوارٹر کے افسر تھے۔

ہندوستان سے افواج جنوبی افریقہ کو تازہ بھیجنے کی شرح عرفی لفظ مقرر کیگئی ہے۔

لاہور میں پنجاب کی زمینداری ایسوسی ایشن ایام کرسمس میں زراعتی کانفرنس اور نمائش کریگی۔

پنجاب یونیورسٹی میں تجویز ہے کہ امتحان انٹرنس میں عمر کی قید قایم کیجائے۔

مسٹر رسلی کمشنر مردمشماری حسب ذیل دورہ کرینگے۔ ۳۱ - اکتوبر کو شملہ سے رخصت ہونگے یکم نومبر لاہور میں قیام ۳ نومبر کو کوئٹہ پہنچیں گے ۱۰ نومبر کو وہاں سے چلکر ۱۳ کو کلکتہ پہنچیں گے۔

محسود وزیری چونکہ جانتے ہیں کہ یکم نومبر کو انکی خلاف ناکہ بندی شروع ہوجائیگی اسلئے اونھوں نے یہ ناگوار ڈھنگ اختیار کر رکھا ہے کہ بیرونی چوکیوں پر چھاپے مارتے ہیں اسیوجہ سے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور درہ گومل کی پٹرول (شب گرد پارٹی) نہایت ہوشیار رہتی ہیں۔ جنڈولہ میں جو لفٹنٹ مارا گیا اسکا قاتل معلوم ہوا کہ ایک وزیری تھا جو ٹانگ میں زخم کھا چکا تھا اور لفٹنٹ کی گھات میں زمین پر لیٹ گیا تھا جو اسکیطرف آرہا تھا لفٹنٹ قریباً پانچ گز کے فاصلہ پر ہوگا کہ اسنے فیر کر دیا جسکی گولی فرمذکور کے ایسی لگی کہ فوراً گر کر ٹھنڈا ہوگیا اور سوائے قاتل کے باقی سب لٹیرے بھاگ گئے۔

جب وزیریوں کی ناکہ بندی اگلے مہینہ پورے طور پر قایم ہوجائیگی اسوقت سرحد پر کافی فوج رہیگی جو ان چھاپہ مارو جرگوں کو بھی روک سکے۔ گو ممکن ہے کہ ہماری کچھ جانیں ضایع ہوں تاہم ناکہ بندی کی پالیسی کا خاصہ تجربہ اور آزمائش ہوجائیگی لیکن اگر محسود ہم سے انتقام لینے میں زیادہ سرگرمی دکھائیں تو اس حالت میں ایک تعزیری مہم انکو ہوش میں لانیکے لئے روانہ کیجائیگی۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی اپنی مرضی کوئی نہیں ہے کہ اس تجویز پر عملدرآمد کیا جائے اور امید ہے کہ اسکی ضرورت بھی نہ پڑے گی۔

جنڈولہ کے قریب مقام ستوزائی میں شنبہ کو محسود وزیریوں نے ۵۴ ویں سکھ پلٹن کی لفٹنٹ ہنسی کے جو بڑے ہر دلعزیز افسر تھے گولی مار دی۔ یہ لٹیروں کی ایک پارٹی کا تعاقب کر رہے تھے افسوس خود ہی انکا شکار ہوگئے۔

چترال سے ریلیو ہوکر جو ترو پ آرہا ہے ۲۲ کو زیارت علاقہ نوشہرہ پہنچا مقام بدوگل میں صرف ایک سپاہی مرا باقی سب خیریت ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے انکی دفعہ جو اشتہار حجاج کی نسبت جاری کیا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ مرض طاعون ابتک بمبئی اور میسور میں ہے اور مدراس پریذیڈنسی کے ضلع سلیم میں بھی ہے۔ کلکتہ اور دیگر چند اضلاع بنگال میں بھی کم وبیش پایا جاتا ہے۔ پنجاب میں ہوشیارپور اور جالندھر کے ضلع میں اگرچہ ماہ جون گذشتہ سے طاعون بند ہے تاہم تین مشتبہ وارداتوں کا احتمال ہے باقی علاقہ جات برٹش انڈیا میں خیریت ہے حیدرآباد میں بھی خیریت ہے یورپین سلطنتیں جنہیں حجاج کی بھی شامل ہے اس امر سے متوحش ہیں کہ کہیں ہندوستان سے طاعون نہ آجائے اور اسی سبب سے سالگذشتہ میں حاجیوں کو ترکی بندرگاہوں پر تکلیف اور روک ہوئی تھی۔ گورنمنٹ آف انڈیا ان اضلاع کو حاجیوں کو ارادہ حج سے نہیں روکتی جہاں طاعون نہیں ہے مگر احتیاطیں ویسی ہی عمل میں لانی چاہئیں جیسی سالگذشتہ میں عملدرآمد ہوا تھا۔ بندرگاہ کراچی میں اب بالکل طاعون نہیں ہے۔ شمالی ہند کے حجاج کی آسانی کیلئے تاکہ انہیں چٹاگنگ تک سفر نہ کرنا پڑے گورنمنٹ نے اجازت دیدی ہے کہ کراچی میں جہاز پر سوار ہوں۔ اگر اچانک اسوقت یا اس سے پہلے کوئی وارداتیں ہوجائے تو ممکن ہے کہ یہ اجازت منسوخ ہوجائے۔ اس صورت میں انہیں کسی اور بندرگاہ سے جانا ہوگا نیز تا احکام ثانی کوئی شخص جو مستقل یا عارضی طور پر علاقہ بمبئی (سوائے سندھ) مدراس ریاست میسور کورگ ضلع جالندھر اور بنگال (ماسوائے چٹاگنگ) کا رہنے والا ہو کسی بندرگاہ سے بنیت حج نہ جانے پائیگا۔ بعد روانگی قبل از سواری جہاز بمقام چٹاگنگ حجاج کا معائنہ ہوگا اور فقط اون مقامات پر پکٹ ملینگے جو حجاج کو روک رکھنے کیلئے معین ہونگے۔ گورنمنٹ آف انڈیا اگرچہ اپنی طرف سے اجازت دیتی ہے مگر مناسب یہ ہوگا کہ حجاج اس سال بھی اپنا ارادہ ملتوی رکھیں کیونکہ ترکی گورنمنٹ سخت قرنطینہ لگاتی ہے۔

بندرعباس پر روسی ریل کیلئے پیمائش سڑک میں بڑی گرمجوشی سے مصروف ہیں وہاں وہ تجارتی ٹیمروں کا بھی سامان کر رہے ہیں جو خلیج فارس میں بندرعباس اور محمرہ اور اہواز کے درمیان کاروبار کرینگے۔ اس ریلوے سے انگریزی تجارت کو سخت نقصان پہنچیگا۔ سلطنت ایران کو سوائے روس کی تابعداری کے چارہ نہیں ہے۔

مختلف خبریں

ہز رائل ہائی نس ڈیوک آف یارک نیوزیلینڈ اور آسٹریلیا کی سیر کو جائیں گے۔

پیرس میں ایک کانگرس موسومہ انٹرنیشنل سوشیلسٹ کانگرس منعقد ہو رہی ہے۔ جسمیں تمدنی تعلقات بین الاقوام پر بحث اجلاث ہونگی۔

جرمنی اور فجی والے نیوزیلینڈ کے ساتھ عہد و پیمان کرنا چاہتے ہیں۔

پرنس جارج کریٹ سے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور طاقتہائے عظمی کے سلاطین سے ملاقات کرینگے۔

پیرس میں فرنچ لارڈ میروں کی ضیافت بڑی دھوم دام سے ہوئی۔ یہ بات خاصکر قابل توجہ ہے کہ تیس میروں نے سلطنت جمہوری کے استقرار کو تسلیم کیا۔

لیوزن کے اس سرے سے اس سرے تک فلپائن والوں میں خاص مستعدی اور جوش پیدا ہو گیا ہے کئی لڑائیاں ہو چکی ہیں جنمیں سے ایک میں امریکہ والوں کے ۲۴ - آدمی مارے گئے۔

امریکہ کی پریذیڈنسی کا امیدوار مسٹر بریان نیویارک میں ایبوہ کنیہ کو مخاطب کر کے اپنی طرف مائل کرنیوالی دھواں دار سپیچیں دے رہا ہے لیکن مسٹر ٹک کنلی کے حصے میں اس سے پانچ گنی رائیوں کا زور ہے۔

پیرس سٹیشن پر حال میں ایک سنگین حادثہ ہوا۔ ٹرین چلی آ رہی تھی۔ ٹکر روکنے کی جگہ آ کر اس زور سے ٹکرائی کہ پھاٹکوں کو پاش پاش کرتی ہوئی ویٹنگ روم میں گھستی چلی گئی زینہ سے چار رکی سترہ مسافر مجروح ہوئے۔

سرکاری طور پر اس خبر کی تصدیق ہو چکی ہے کہ سال آئندہ کے آغاز میں پرنس آف ویلز مع شہزادی صاحبہ کے آئرلینڈ تشریف لیجائینگے اور وہاں حضور ملکہ معظمہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار میں جو رائل وکٹوریہ ہوسپٹل بمقام بلفاسٹ تعمیر ہونیوالا ہے اسکا بنیادی پتھر رکھیں گے۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم بلفاسٹ لکھتا ہے کہ باشندگان بلفاسٹ کی دعوت قبول فرما کر پرنس ممدوح اور شہزادی ممدوحہ نے انکو نہایت افتخار بخشا اور مرہون منت فرمایا ہے۔

ڈاکٹری تحقیقات ہے کہ طاعون کے ۲۵ کروڑ کیڑے ایک مربع انچہ جگہ میں سما سکتے ہیں۔

جرمن کا نیا سفیر پیکن کو جاتا ہے۔ سبھی جدید برٹش سفیر بھی پیکن پہنچگئے ہیں۔

امریکن گورنمنٹ نے اپنے سفیر متعینہ لنڈن کو ہدایت کی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ سے درخواست کرے کہ آئرش امریکن قیدیوں کو جو بوئر قیدیوں کے ساتھ سیلون میں قید ہیں یا تو کسی صحت بخش مقام میں بھیجدیں یا آزاد کر دیں۔

زار کے خلاف سازش۔ ٹائمز اور ڈیلی نیوز کے نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ کی اس خبر دیتے ہیں کہ چند ماہ ہوئے ایک سازش کا سراغ لگا تھا کہ ایک ٹنل (ریلوے سرنگ) کو اڑانے کی تجویز کی گئی تھی عین اسوقت پر جبکہ زار اور زارینہ کیمیا کو جائیں۔ اس سازش کے متعلق بہت سی گرفتاریاں جنوبی روس اور ماسکو میں عمل میں آئیں۔ تاجدار دنکی زندگی عجب آفت میں ہے۔ اسی لئے اکثر تاجدار رشک کرتے ہیں کہ کاش وہ معمولی آدمی ہوتے تاکہ بے غل و غش آزادی اور بیفکری سے بسر کرتے۔

نمائش سپیرس ۵ نومبر کو ختم ہو گی۔ بہت خسارہ رہا

شمالی چین میں سخت قحط پڑنے کے آثار روبترقی ہیں۔ اور اس خیال سے کہ جب خطرہ بالکل سر پر ہی آن کو ہو اوسوقت قحط زدوں کی جانیں بچا سکیں۔ چینی حکام نے یہ تجویز منظور کی ہے کہ شانگہی سے دہاں کے چاول کی فصل جہازوں میں لاد لاد کے ٹاکو پہنچائیں۔

بلجیم نے ٹرانسوال کمپنی مقیمہ برسلز کو اطلاع دی ہے کہ مسٹر کروگر کا زیادہ عرصہ تک یہاں اجیرن ہو جائیگا اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ برٹش کے برخلاف خیالات پھیلیں جنکی گورنمنٹ کبھی اجازت نہیں دیسکتی۔ مسٹر کروگر برسلز سے بغیر قیام کئے چلا جائیگا۔ یہ بھی یقینی ہے کہ کومین ویلہلمینا اس سے صرف پرائیویٹ ملاقات کریگی۔ مارسلز کی میونسپلٹی کروگر کے متعلق کسی بات میں حصہ نہ لیگی۔ تاکہ انگلینڈ کو اس سے بیزار ہونیکا موقع نہ ملے۔

چین کی سفارت متعینہ سینٹ پیٹرزبرگ مقام لواڈیا کو گئی ہے تاکہ زار کی ملاقات میں تبت کی سفارت کو لارڈ سالسبری بالمورل میں ملکہ معظمہ سے شرف ملاقات حاصل کر رہے ہیں۔ ایسا سمجھا گیا ہے کہ یہ ملاقات وزارت کو خاص تغیرات سے متعلق ہے۔

۲۹ ویں گورڈن ہائلینڈرز پلٹن جنوبی افریقہ سے ولایت کو نہ جائیگی اسکی پرانی جگہ یعنی انبالہ واپس جانیکا حکم ملنے والا ہے۔

ہمالیہ پر برف جلدی برفباری شروع ہو گئی ہے۔

فیملی ڈاکٹر نام اخبار لکھتا ہے کہ دل کی بیماریاں پہلوان لوگوں کو خاصکر ہوتی ہیں اور انکی عمریں بھی تھوڑی ہوتی ہیں۔

مہم چین کیواسطے سمر کے دنوں میں ہزہم کی بہم رسانی ولایت کیطرف سے ہو گی۔

لارڈ ریڈلے گورنر نیوزیلینڈ نے کک آئلینڈز کا الحاق کر دیا ہے۔

لارڈ روزبری اپنے دوڑ کے گھوڑی بیچنے لگے ہیں وجہ معلوم نہیں۔ ۲۵ تا ۲۰ گھوڑی نیوبارکیٹ میں ۲۰۵ گنی کو بکی۔

آسٹریلیا کی نوآبادیوں نے امپیریل گورنمنٹ سے سفارش کرنے پر اتفاق کیا ہے کہ ٹرانسوال وار کے خاتمہ پر جشن منانیکے لئے ایک خاص تاریخ مقرر کیجائے۔

بوئر قیدیوں نے یکم و ۲ ماہ حال کو علی الترتیب مسٹر سٹین و مسٹر کروگر کی سالگرہ پر بڑی دھوم سے خوشی منائی۔ کشتی ہوئی۔ پیالو نوا جا یجا۔ دو گھنٹے تک کچھ اصلاح مشورہ کی مجلس ہوتی رہی جسمیں دو ہزار سے کچھ زیادہ بوئر شامل تھے۔ ورزشی کھیل بھی ہوئے۔ کروگر کی سالگرہ زیادہ پرجوش تھی۔

ٹائمز کے نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ روس نے فارس کو ڈھائی کروڑ فرنک قرض دیا ہے جنوبی بندرگاہوں کی ترقی کیلئے۔

ایک ولایتی اخبار سے معلوم ہوا کہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ سے اٹلی اوس اتحاد ثلاثہ سے جو جرمنی آسٹریا اور اٹلی کے درمیان ہے علیحدہ کر دیا جائیگا۔ کیونکہ جرمنی کی پبلک اوپنین (عام رائے) کچھ عرصہ سے اس اتحاد کی تجدید کے برخلاف رہی ہے اور آسٹریا کو اپنے اندرونی معاملات میں بعض سخت دقتوں کا سامنا ہے جو قیام اتحاد کی منافی ہیں لیکن اگر یہ اتحاد بنا رہتا تو اٹلی کا اسمیں فائدہ تھا۔ اب اٹلی کے تجارتی عہد نامے تاریخ مذکورہ پر ختم ہو جائینگے۔

ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ جو ۴ - ۵ - ۶ نومبر کو پٹنہ میں ہوگا۔ اسمیں شریک ہونیکی ترغیب دلانیکو مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری پنجاب میں دورہ کر رہے ہیں۔ وہ ابتک ڈیرہ غازیخان۔ ملتان فیروزپور۔ لاہور۔ وزیرآباد۔ گجرات اور امرتسر کا دورہ کر چکے ہیں۔ اور جالندہر بھیلوار لدہیانہ وغیرہ جانے والے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف تمام اسلامی انجمنوں کو تحریک کر رہے ہیں کہ ندوہ کے اجلاس میں اپنے اپنے قایم مقام بھیجیں۔ چنانچہ انجمن حمایت اسلام و انجمن اسلامیہ لاہور نے اپنے ریپریزنٹیٹو منتخب بھی کر لئے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اس دفعہ ندوہ کو خاص کامیابی ہو گی۔

افسوس باغبانپورہ فیملی کے ایک سربرآوردہ ممبر میاں چندن دین صاحب ۲۴ ماہ حال کو بعمر ۷۹ سال انتقال فرما گئے۔ آپ بڑے فیاض اور ہر دلعزیز بزرگ تھے۔ آپ کے صاحبزادوں میاں دین محمد و میاں نظام الدین (جج سمال کاز کورٹ) اور آپ کے نبیرہ میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹلا سے ہمیں دلی ہمدردی ہے۔ میاں صاحب مرحوم نے بڑی جایداد ورثہ میں چھوڑی ہے جو بتعمیل وصیت شرع محمدی کے مطابق تقسیم ہو گی۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ باغبانپورہ۔ لاہور اور آس پاس کے ہندو مسلمانوں کی کثرت تھی۔

لارڈ رابرٹس کو توقع تھی اور یہ امر سرکاری طور پر بھی بیان کیا گیا تھا کہ وہ ۱۵ نومبر تک جنوبی افریقہ سے واپس ہو جائینگے لیکن بعد کی تار خبر مظہر ہے کہ وہ ابھی بعض انتظامی دقتوں کے باعث رک گئے ہیں جو انکے خیال میں تھیں۔

رام پور میں ۲۳ اکتوبر کو بتقریب تولید سعید ولیعہد ریاست بڑی جلسے ہوئے۔ نواب صاحب کے محلات میں شام کیوقت روشنی کا اہتمام بھی بڑی سلیقہ سے کیا گیا تھا۔ اس موقع پر تیراندازی بھی چھوڑی گئی تمام پورپین باشندگان ساکنان رامپور رات کی دعوت میں مدعو تھے۔ ڈنر کے بعد ولیعہد کی درازی عمر کا جام نوش کیا گیا اور پروفیسر وان لشل نے پہلے کچھ تصویریں بیوگرفی میں دکھلائیں بعض نقشے جنگ افریقہ کے تھے جنسے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ بعد ازاں فونوگراف میں کچھ گانا سنایا گیا۔ مدرسہ کے طلبا کو بھی کھانا دیا گیا۔ اور علاوہ ازیں دو ہزار روپیہ اس مبارک تقریب کی یادگار میں ترقی تعلیم کیلئے عطا کیا گیا۔ جس سے وظیفے دیئے جائیں اور تعلیم کے دیگر سامان ضروری میں صرف ہو۔

چونکہ ایکٹ انتقال اراضیات پاس ہو گیا ہے اور سبھی مسٹر ٹیبر مسٹر فنشا اور نواب محمد حیات خانصاحب و سر گل محمد صاحب ایکسیکٹو

(باقی آئندہ)